Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ

اللہ — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

رسالہ اردو

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ریویو آف ریلیجنز

نمبر ۱۱ — ۵ - نومبر ۱۹۳۳ء — ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل — ۱۶ - رجب المرجب ۱۳۵۲ھ — جلد ۳۲

فہرست مضامین

اسلامی توحید اور دیگر مذاہب کی توحید سے مقابلہ	۴۰۹ – ۴۲۶	مولانا محمد شریف صاحب جامعہ احمدیہ
فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب (نمبر ۵)	۴۲۷ – ۴۳۳	مولانا "ابن عمر"
مسئلہ رنگت اور اس کا اثر	۴۳۴ – ۴۴۷	(ترجمہ ریویو انگریزی ۔ عبد الرحیم شبلی)
وصیتیں	۴۴۷ – ۴۴۸ و ٹائیٹل صفحہ (د ب)	

چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے
[illegible]

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ احمدی احباب

رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کیلئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے شائع کرنے کیلئے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت کے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کیلئے ماتم ہوگا۔ اس لئے میں زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کیلئے ہمت کرو۔ خدا تمہارے دل میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

ریویو میں اعلیٰ مضامین کا سلسلہ

میں نے پانچ چھ ایسے علمی مضامین حاصل کیے ہیں جو ان ذی علم اصحاب نے لکھے ہیں جو نہ صرف مولوی فاضل ہیں بلکہ جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس کے منتہی ہیں۔ یہ مضامین بطور ایسے (ھسریع) لکھوائے گئے ہیں جو بہت تیاری اور ریسرچ کے بعد قلمبند کیے جاتے ہیں۔ ایک مضمون اسی رسالہ میں درج ہے احباب کو چاہیئے کہ اس نمبر سے خریدار بن جائیں تاکہ ان مضامین نادرہ سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔

(مینجر ریویو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی توحید

(اور اس کا)

دیگر مذاہب کی توحید سے مقابلہ

اسلام کہتا ہے۔ کہ حقیقی توحید جس کا اقرار تمہارے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے اقرار سے تمہاری نجات وابستہ ہے۔ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو۔ خواہ انسان۔ خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزہ سمجھنا۔ اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا کوئی رازق نہ ماننا کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ اور کوئی توحید ان چار اقسام کی تخصیص کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔

اوّل:۔ ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے بالمقابل تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔

دوم:۔ صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات وغیرہ بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔

سوم:۔ اس کے افعال کو غیر کی طرف منسوب نہ کرنا یعنی بظاہر جو رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں ان کو اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

چہارم:۔ اپنی محبت اور صدق و صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ کرنا اور اسی میں کھوئے جانا۔

قرآن مجید میں ہر ایک کے متعلق متعدد آیات ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی توحید کو خوب کھول کھول کر بیان کر رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ میں ان کو درج کروں۔ توحید کی ضد یعنی شرک کے متعلق بھی بحث کرنی چاہتا ہوں۔ اور بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جب اسلام نے توحید کو ہی اصل مقصد مذہب قرار دیا ہے۔ اور تمام انبیاء کا مشن ہی توحید بتلایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت [۱] تو اس کے (شرک) متعلق کیا تعلیم دی ہے۔ اور کیا حکم دیا ہے۔

سو جاننا چاہیئے۔ کہ اسلام نے جیسے توحید پر زور دیا ہے اور اس کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے ویسے ہی اس کے بالمقابل جانب مخالف یعنی شرک (شرک کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات یا اس کے افعال یا اسکی عبادت و تعظیم میں کسی کو شریک کرنا) کی مذمت کے پہلو کو بھی نمایاں کیا ہے۔ اور دلائل سے اس کو رد کیا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) ومن یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق [۲] یعنی جو شخص شرک کرتا ہے وہ گویا (اپنے عالی مقام اشرف المخلوقات سے) آسمان سے گر جاتا ہے۔ اور پرندے اس کو اچک لیتے ہیں یا ہوائیں اس کو نہایت پستی کی طرف لیجاتی ہیں۔ اس آیت میں شرک کو آسمان سے گرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

(۲) پھر فرمایا۔ وقالوا اتخذ الرحمان ولدا۔ لقد جئتم شیئا ادا۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ ان دعوا للرحمٰن ولدا [۳] کہ دیکھو! یہ ایسا بُرا عقیدہ ہے۔ کہ قریب ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں۔ اور پہاڑ گر جائیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ خدا کا بھی کوئی بیٹا ہے۔ بھلا خدا کا بھی کوئی بیٹا ہو سکتا ہے۔ کیسی بُری بات ہے۔ اور یہ عقیدہ ایسا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی غیرت اس سے جوش میں آتی ہے۔

(۳) پھر فرمایا۔ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء [۴] یعنی شرک کا عقیدہ ایسا بُرا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو ہرگز نہیں بخشیگا۔ کیا یہ اندھا تھا۔ کہ ایک عاجز چیز کو خواہ وہ از قسم نباتات ہو یا جمادات ہو یا حیوانات۔ خدا کا شریک ٹھیراتا تھا۔

پھر یہی نہیں۔ کہ اسلام نے صرف مذمت ہی بیان کی ہو۔ بلکہ مشرکین کو اس طرح لاجواب اور ساکت کیا ہے۔ کہ ان کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔

فرمایا۔ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم واٰباءکم ما انزل اللّٰہ بھا

---

[۱] سورہ نحل رکوع ۵۔ [۲] سورہ حج ع ۴ [۳] مریم ع ۶ [۴] نساء ع ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من سلطانٍ اِن الحکم الا لِلّٰہ امر ان لا تعبدوا الا ایاہ ذٰلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون [1] کہ تم تو صرف چند ناموں کی جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے تجویز کر لئے ہیں۔ عبادت کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو لاؤ اور پیش کرو۔ جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کو کونسے اختیارات حاصل ہیں۔ ان میں کونسی الٰہی طاقتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے تم ان کی عبادت کرتے ہو۔ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ذات ہے جو اللہ ہے (یہی دین قیم ہے) کیونکہ سب اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

پھر اسی کو دوسرے مقام پر اور بھی زیادہ زور کے ساتھ بیان فرمایا۔ کہ:۔

أم اتخذوا من دونہ اٰلھۃ قل ھاتوا برھانکم ھذا ذکر من معی وذکر من قبلی بل اکثرھم لا یعلمون الحق فھم معرضون [2]

کیا انہوں نے بہت سے معبود بنا رکھے ہیں ان معبودان باطلہ کی تردید کے لئے صرف اسقدر ہی کافی ہے۔ کہ "دلیل لاؤ" یہ توحید جسے میں پیش کر رہا ہوں۔ صرف میں ہی نہیں۔ بلکہ یہ تو مجھ سے بھی پہلے کی بیان ہو رہی ہے۔

اس آیت میں ایک ہی بات سے ان کے دعویٰ کو ردّ کر دیا۔ کہ دلیل لاؤ۔

پھر ایک جگہ فرمایا۔ ھذا خلق اللہ فارونی ماذا خلق الذین من دونہ [3] کہ یہ سب کچھ تو خدا کی مخلوق ہے۔ ان کی مخلوق دکھاؤ کہ وہ کہاں ہے۔ اور کس جگہ رہتی ہے۔

پھر اس مضمون کو ایک ایسی تمثیل میں پیش کیا ہے۔ کہ جس سے خواہ کیسا ہی مشرک ہو لاجواب ہو جاتا ہے فرمایا:۔ یاایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب [4] یعنی لوگو! سنو! یہ جن کو تم خدا تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ ہم ان کے خدا نہ ہونے کی ایک دلیل پیش کرتے ہیں۔ دیکھو! یہ ایک مکھی جو نہایت چھوٹی سی مخلوق ہے۔ اور گھناؤنی سی صورت رکھتی ہے اگر یہ تمہارے تمام معبود اکٹھے ہو کر اور ملکر بھی بنانا چاہیں۔ تو نہیں بنا سکتے۔ بنانا تو درکنار اگر ان سے مکھی کچھ چھین لیجائے۔ تو یہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب دونو ہی عاجز اور ضعیف ہیں۔ کچھ تو ہوش کرو کیا ایسی عاجز چیزیں کبھی خدا ہو سکتی ہیں۔ یہ عالم بنانا تو درکنار ایک مکھی بھی بنا نہیں

---

[1] یوسف ع ۵ [2] انبیاء ع ۲ [3] لقمان ع ۲ [4] حج ع ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتے۔ تو پھر تم ان کے پیچھے کیوں لگے ہوئے ہو۔ پس اگر ان میں اس قدر بھی طاقت نہیں کہ اپنی چھنی ہوئی چیز ہی واپس لیلیں۔ تو یہ خدا کس طرح ہوئے؟

سُبحان اللہ! ایسے پیرایہ میں اور ایسی تمثیل کے ساتھ شرک کی تردید کی۔ کہ وہ انسان جو ایک ذرہ بھر بھی عقل رکھتا ہو۔ شرک چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور مجبوراً اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صداقت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ فتعالی اللہ الملك الحق وبطل ما کانوا یأفکون۔

پھر اس تردید شرک کو بیان تک ہی رہنے نہیں دیا۔ بلکہ شرک کی تفاصیل کو لیکر ان کی تردید کی ہے۔ اور ہر ایک کے نقصانات کو بھی بیان کیا ہے۔ ہر ایک کے متعلق قرآن مجید میں متعدد آیات ہیں۔ لیکن میں یہاں صرف ایک ایک یا دو دو آیات ہر ایک کے متعلق درج کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

(۱) بُت پرستی۔ سب سے اوّل بُت پرستی تھی۔ اس کے متعلق فرمایا:۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ۱؎

یعنی بُتوں کی پرستش سے بچو۔ کیونکہ ان کی پرستش سے علاوہ گناہ کے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے بعض گندے اخلاق اور جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کو جعلی معبودوں کے قیام کیلئے بہت سے جھوٹے قصے بھی گھڑنے پڑتے ہیں اور یہ پلیدی ہے۔

نیز فرمایا:۔ یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۲؎ یعنی اے مومنو! اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو شراب۔ جوئے۔ بُتوں اور ازلام سے بچو۔ کیونکہ یہ سب چیزیں رجس ہیں۔ اور شیطانی کام ہیں۔

(۲) عناصر پرستی۔ اس کے متعلق فرمایا:۔

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ۳؎

یعنی نہ سورج کی پرستش کرو۔ اور نہ ہی چاند کی پرستش کرو۔ بلکہ اس ذات پاک کے سامنے سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ کیونکہ عناصر پرستی کا نتیجہ جہالت ہے نیز کمی علم و کم ہمتی اور انسانی خوبی سے تغافل اور پست خیالی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں تو انسان کی خدمت کیلئے ہیں۔ لیکن جب وہ ان کو معبود قرار دے لیتا ہے۔ تو وہ ان کی تحقیقات نہیں کر سکتا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اعلیٰ ہستی سے جو ان کی خالق ہے تعلق پیدا کرے۔ ان سے تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اور آگے نہیں بڑھ سکتا۔

۱؎ حج ع ۴ ۲؎ مائدہ ع ۱۲ ۳؎ حم سجدہ ع ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی لئے فرمایا:- وسخر لکم ما فی السمٰوات و ما فی الارض جمیعا ؎۱
کہ یہ تمام چیزیں تو تمہاری خادم بنائی گئی ہیں۔ تم ان سے کام لو۔ کیا کوئی مخدوم اپنے خادم کی عبادت بھی کیا کرتا ہے۔ یا اسے اپنی ذات سے اعلیٰ سمجھتا ہے۔ کلا

(۳) ابنیت کا عقیدہ - اس قسم کے شرک سے بچنے کے متعلق بھی ہدایت فرمائی۔ اور اس کی تردید کی۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-
وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ بل لہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض کل لہ قانتون بدیع السمٰوات والارض واذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ؎۲
یعنی دیکھو لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا کا کوئی بیٹا بھی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ بیٹا تو اس لئے ہوتا ہے۔ کہ باپ چونکہ فنا ہو جائیگا۔ اس لئے یہ اس کا قائم مقام ہوگا۔ یا باپ ایک وقت میں بوڑھا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کو ایک مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔ یا یہ کہ باپ پر کوئی غالب ہو۔ اور باپ اور بیٹا مل کر اس پر غالب آجائیں۔ فرمایا:- سبحانہ خدا ان تمام نقصوں سے پاک ہے۔ جن کے دور کرنیکے لئے بیٹے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو بیٹے کی کیا ضرورت پڑی۔ لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وہ زمین و آسمان اور تمام اشیاء کا مالک ہے تو اسے بیٹے کی کیا حاجت پڑی۔

اور پھر اس کے نقصان پر بھی آگاہ کر دیا۔ کہ اس قسم کے مشرک کی ذہنیت اس طرف چلی جاتی ہے۔ کہ وہ غلط طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا غیر معمولی تعلق سمجھتا ہے۔ اور اخلاقی و مذہبی ذمہ داری کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے مشرکوں کا حال قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:- وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ اس کے جواب میں فرمایا:-
قل اتخذتم عند اللہ عہدا فلن یخلف اللہ عہدہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ؎۳
یعنی کیا تمہارا یہ عقیدہ کہ تم اگر گنہگار بھی ہوئے تو چند روز ہی آگ میں رہو گے۔ اس کے متعلق کیا کوئی تمہارا عہد خدا تعالیٰ سے ہے یا بطور افتراء کے ہے؟ یعنی یہ خیال سراسر باطل ہے۔
پھر دوسری جگہ فرمایا:- بدیع السمٰوات والارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ ؎۴
یعنی کیا خدا کا بیٹا بنانے والے اندھے ہو گئے ہیں خدا کا بیٹا تو تب ہی ہو۔ کہ اس کی بیوی ہو اور بیوی وہ مانتے نہیں۔ تو بغیر بیوی کے بیٹا کس طرح معلوم ہوا۔ پس یہ عقیدہ ہی باطل ہے۔

؎۱ جاثیہ ع ۲ ؎۲ بقرہ ع ۱۴ ؎۳ بقرہ ع ۹ ؎۴ انعام ع ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا۔ لا تدرکه الابصار وھو یدرک الابصار [۱]

کہ اگر اس کا کوئی بیٹا ہو۔ تو اس میں اس کی صفات کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ بیٹے میں باپ کی صفات آتی ہیں۔ باپ تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ تو جو اس کا بیٹا ہے وہ کیونکر نظر آتا ہے۔ پس چونکہ بیٹے میں باپ کی صفات نہیں۔ اس لئے بیٹا نہ ہُوا۔ اور پھر اس میں باقی صفات بھی نہیں مثلاً حی وقیوم وعلیم وسمیع وقادر ومجیب الدعوات ہونا وغیر ذٰلک من الصفات تو یہ اس کا بیٹا کیونکر ہُوا۔ سچ فرمایا:۔

انه تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولداً [۲]

(۴) دو خداؤں کا عقیدہ۔ پھر وہ لوگ جو دو خدا سمجھتے ہیں جیسے پارسی اہرمن اور یزدان۔ ان کے متعلق فرمایا:۔

قل لو کان فیھما الھة الا اللہ لفسدتا فسبحان اللہ رب العرش عما یصفون [۳]

یعنی دیکھو! اگر دو خدا ہوتے تو نہ یہ مادی عالم کسی صورت میں قائم رہ سکتا اور نہ ہی اخلاقی عالم کسی طرح قائم رہ سکتا۔ کیونکہ انسان جب تک ایک قدوس ذات کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ نہیں سمجھتا وہ اخلاقی تعمیل کیلئے جد وجہد نہیں کر سکتا۔

اس آیت میں اس نکتۂ معرفت کی طرف بھی توجہ دلا دی۔ کہ انسان نیکی بھی تبھی کر سکتا ہے جبکہ وہ توحید کا قائل ہو

اب میں اسلامی توحید کی تفصیل کو لیتا ہوں

سب سے اوّل توحید فی الذات ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مفصل طور پر بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد [۴]

اس سورۃ میں نہایت عمدگی لطافت اور کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شراکت غیر سے بکلی منزّہ ہونا بتایا گیا ہے۔ یہ تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ شرک عقل کی رُو سے چار قسموں میں منحصر ہے۔ شرک فی العدد۔ فی المرتبہ۔ فی النسب۔ فی الفعل والتاثیر۔ اس میں ان چاروں قسموں سے خدا تعالیٰ کا منزہ ہونا بتایا گیا ہے فرمایا:۔ ھو اللہ احد کہ وہ اپنے عدد میں بھی ایک ہے۔ دو یا تین نہیں۔ اس آیت میں ایک نکتہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں احد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو صرف ذات باری پر ہی بولا جاتا ہے اور نہ اس لفظ کی کوئی تثنیہ ہے نہ جمع۔

پھر فرمایا اللہ الصمد یعنی وہ اپنے مرتبہ وجوب اور محتاج الیہ ہونے میں بھی منفرد اور یگانہ ہے۔

---

[۱] انعام ع ۱۳ [۲] جن ع ۱ [۳] انبیاء ع ۲ [۴] سورہ اخلاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے علاوہ تمام چیزیں ممکن الوجود اور ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت ہیں۔

اس کی تشریح دوسری جگہ بھی قرآن مجید میں ہے، فرمایا:- کل من علیہا فانٍ ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام [۱]

پھر فرمایا لم یلد ولم یولد- کہ اس کا کوئی بیٹا بھی نہیں تا بیٹا ہونیکی وجہ سے اس کا شریک ٹھیر جائے اور اس کا باپ بھی کوئی نہیں تاکہ باپ ہونیکی وجہ سے اس کا کوئی شریک ہوجائے۔

پھر فرمایا ولم یکن لہٗ کفواً احد کہ اس کے کاموں میں کوئی اس سے برابری کرنیوالا نہیں تا باعتبار فعل اس کا شریک قرار پائے۔

اس سورۃ میں جس کا دوسرا نام توحید بھی ہے توحید کی تمام اقسام کو اللہ تعالیٰ نے بیان کردیا ہے۔ لیکن تاہم چند آیات اور توحید فی الذات کے متعلق قرآن مجید سے یہاں درج کرتا ہوں۔ فرمایا:-

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم [۲] وھو اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون [۳] اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ [۴] اننی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی [۵] اننی انا اللہ العزیز الحکیم [۶] لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار [۷] والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم [۸] ومامن الٰہ الا الٰہ واحد [۹] انما اللہ الٰہ واحد [۱۰] ھٰذا بلاغ للناس ولینذروا بہ ولیعلموا انما ھو الٰہ واحد ولیذکر اولوا الالباب [۱۱] الٰھکم الٰہ واحد فالذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ قلوبھم منکرۃ وھم مستکبرون [۱۲] قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد [۱۳] فالٰھکم الٰہ واحد فلہٗ اسلموا [۱۴] وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم [۱۵]

ان آیات کے علاوہ اور بھی سینکڑوں جگہ انہی مضامین کی آیتیں ہیں۔ جو صاف صاف بانگ بلند اعلان کررہی ہیں:-

ھو اللہ احد

(۲) توحید فی الصفات کے متعلق فرمایا:- وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون [۱۶] یعنی جسقدر بھی اچھی صفات ہیں یا ہوسکتی ہیں وہ سب

۱؎ سورہ رحمٰن رکوع آخری ۲؎ بقرہ ع ۳۴ و آل عمران ع ۱ ۳؎ قصص ع ۷ ۴؎ طہٰ ع ۱ ۵؎ طہٰ ع ۱ ۶؎ نمل ع ۱ ۷؎ مومن ع ۲ ۸؎ بقرہ ع ۱۹ ۹؎ مائدہ ع ۱۰ ۱۰؎ نساء ع ۲۳ ۱۱؎ ابراہیم ع ۷ ۱۲؎ نحل ع ۳ ۱۳؎ کہف ع ۱۲ و فصلت ع ۱ ۱۴؎ انبیاء ع ۷ ۱۵؎ حج ع ۵ ۱۶؎ زخرف ع ۷ ۱۶؎ اعراف ع ۲۲ و بنی اسرائیل ع ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداتعالیٰ کیلئے ہیں۔کوئی دوسرا ان میں شریک نہیں۔نیز فرمایا لیس کمثلہ شیٔ یعنی جیسی اس کی ذات اس کی صفات اور اس کے افعال ہیں اس جیسا کوئی بھی نہیں۔ان دو آیات کے لکھنے کے بعد گو دوسری آیات کی ضرورت نہیں تاہم بطور نمونہ و تفصیل درج ذیل ہیں:۔

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین[1] اللہ لا الٰہ الا ھو لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض الآیہ[2] ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ۝ ھو اللہ الخالق الباریٔ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض و ھو العزیز الحکیم[3]

(۳) توحید فی الافعال کے متعلق بعض آیات ملاحظہ ہوں۔کیونکہ مضمون لمبا ہو رہا ہے:۔

اللہ خالق کل شیٔ و ھو الواحد القھار[4] خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا[5] اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ھدیٰ[6] ھو اللہ الخالق الباریٔ[7] الا لہ الخلق والامر[8]

یعنی صرف خدا ہی ہر چیز کا پیدا کنندہ ہے اور وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔اور وہ تمام اشیاء پر متصرف ہے۔اور اسی نے ہر ایک شئے کو پیدا کیا ہے۔اور ان کو مقرر اندازہ کے اندر محدود و محصور کر دیا ہے۔اور خدا نے ہی ہر چیز کو خلق عطا کی ہے اور پھر اس کو اسکے مناسب حال راستہ دکھلایا ہے اور اللہ ہی خالق ہے اور وہی پیدا کرتا ہے اور ان کو صورتیں عطا کرتا ہے اور بغیر توسط اسباب کے بھی خدا ہی پیدا کرتا ہے اور توسط اسباب کے ساتھ بھی وہی اشیاء پیدا کرتا ہے۔

(۴) توحید فی العبادت کے متعلق فرمایا:۔

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم الآیۃ[9] ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم[10] اعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا[11] رب السمٰوات والارض وما بینھما فاعبدہ واصطبر لعبادتہ[12] قل افغیر اللہ تامرونّی اعبد ایھا الجاھلون[13] بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین[14] فاسجدوا للہ واعبدوا[15] قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا[16]

---

[1] فاتحہ [2] بقرہ ع ۳۴ [3] حشر ع ۳ [4] رعد ع ۲ و مومن ع ۷ و زمر ع ۶ [5] فرقان ع ۱ و انعام رکوع ۱۳
[6] طہٰ ع ۲ [7] حشر ع ۳ [8] اعراف ع ۷ [9] بقرہ ع ۳ [10] آل عمران ع ۵ [11] نساء ع ۶ [12] مریم رکوع ۴
[13] زمر ع ۷ [14] زمر ع ۷ [15] نجم آخر [16] کہف ع ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ:۔ اے لوگو! اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا عبادت کرو، یقیناً میرا اور تمہارا رب ایک ہی ہے۔ اس لئے اس کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے، اللہ کی عبادت کرو اور اس میں اس کا کوئی شریک مت بناؤ، وہ رب ہے زمینوں اور آسمانوں کا اسی کی عبادت کر اور اس پر ثابت قدمی دکھلا، کہہ اے جاہلو! کیا تم مجھے غیر اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو، لیکن تو اللہ کی عبادت کر اور شاکرین میں سے ہو جا، صرف اللہ کو ہی سجدہ کرو، اور اس کی ہی عبادت کرو تو کہہ میں تمہارے جیسا ایک بشر ہوں مجھے یہ وحی کیجاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے بس جو تم میں سے اپنے رب کی لقاء (رؤیت عارضی ہوتی ہے) چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھیرا دے،

اسلام نے نہ صرف توحید اور اس کی حقیقت کو ہی بیان کیا ہے بلکہ توحید کو عقلی دلائل و براہین سے بھی ثابت کیا ہے۔ چند دلائل بطور مشتے از خروارے ملاحظہ ہوں +

توحید کا اثبات بدلائل عقلیہ از قرآن

دلیل اوّل۔ سب سے پہلی دلیل اللہ تعالیٰ نے "نظام عالم کی باقاعدگی" دی ہے۔ فرمایا۔ لو کان معہ الھۃ الا اللہ لفسدتا[1] نیز فرمایا اذا لذھب کل الٰہ بما خلق ولعلا بعضھم علےٰ بعض[2] یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا جو مستجمع جمیع صفات و کمالات ہے۔ کوئی اور خدا بھی ہوتا۔ تو یہ عالم بگڑ جاتا۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہی نہیں کہ دو برابر کی ہستیاں ہوں۔ اور ان میں جھگڑا و فساد نہ ہو معمولی میاں بیوی میں کبھی اتفاق نہیں ہوا جو ایک افسر ہے اور ایک ماتحت۔ پس اس فساد کے نہ ہونے کی وجہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ خدا ایک ہے۔ اور نیز فرمایا کہ اگر الگ الگ خدا ہوتے تو ان میں سے ہر ایک اپنی ہی مخلوق کی بھلائی چاہتا۔ اور ان کے آرام کیلئے دوسروں کو برباد کرنا جائز سمجھتا۔ پس یہ بھی فساد عالم کا موجب ہوتا۔

یہ دلیل تو خدا تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر لمّی ہے۔ اب انّی دلیل بھی ملاحظہ ہو:۔

دلیل دوم۔ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا[3] یعنی یہ جو ہستی باری کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہیں۔ ان کو کہدے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے کارخانہ میں کوئی اور لوگ بھی شریک ہیں۔ تو اس وقت جو تم اسلام کی حقیت کے دلائل اور اس کی قوت و شوکت کے سامنے مقہور ہو رہے ہو۔ اپنے شرکاء کو مدد کیلئے بلاؤ۔ اور یاد رکھو! کہ وہ ہرگز تمہاری مشکل کشائی اور حاجت براری نہیں کرینگے اور اس بلا کو ہرگز ہرگز تمہارے سر سے نہیں ٹال سکیں گے۔ پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ باری تعالیٰ واحد ہے۔

---

[1] ع۲ سورۃ انبیاء [2] مومنون ع۵ [3] بنی اسرائیل ع۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو یہ کام کر رہا ہے۔ پھر اس کے علاوہ اور بھی دلائل دیئے ہیں۔ مثلاً اللہ خالق کل شیئ فقدرہ تقدیراً [2] اعطٰی کل شیئ خلقہ ثم ھدیٰ [3] و اٰ عطٰکم من کل ما سألتموہ و اِن تعدّوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا اِن الانسان لظلوم کفار [4] اس آیت میں ظلوم کا لفظ رکھ کر شرک کی مذمت بھی بیان فرمادی ہے۔

دلیل سوم۔ تیسری دلیل فطرت انسانی کی آواز ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دلیل کو متعدد مرتبہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ دیکھو جب تم پر کوئی مصیبت یا حادثہ آتا ہے تو تم صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرتے ہو۔ اور اسی کے آگے گرتے ہو۔ و تنسون ما تشرکون۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ توحید کا عقیدہ فطرتی عقیدہ ہے فرمایا۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوٓء و یجعلکم خلفاء الارض ء الٰہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون [5] یعنی جب تم پر کوئی مصیبت وارد ہوتی ہے۔ تو کیا تم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے ہو یا باقی معبودوں کو۔ پس جب تم صرف اللہ کو ہی پکارتے ہو۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ توحید کی گواہ تمہاری فطرت ہے +

دلیل چہارم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے ذریعہ توحید کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اپنے حُسن و احسان کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے۔ فرمایا:۔

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا و السمآء بنآءً و انزل من السمآء مآءً فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ اندادا و انتم تعلمون [6] الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین [7]

دلیل پنجم۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ و بزرگان مذاہب کی شہادت پیش کی ہے۔ اسلام کا یہ دعویٰ ہے:۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت [8] کہ ہر نبی اپنی اُمّت میں توحید قائم کرنے آیا۔ اور یہ ہے بھی بالکل درست کہ قریباً تمام مذاہب توحید پر متفق ہیں۔ پس جب ہر ایک قوم توحید کی قائل ہے (خواہ اس میں کسی قسم کا فساد بھی ہوگیا ہو) تو یہ قبولیت عامہ اور اس قدر راستبازوں کی شہادت ضرور قابل قبول ہے۔ نیز فرمایا ام اتخذوا من دونہ اٰلھۃ قل ھاتوا برھانکم ھذا ذکر من معی و ذکر من قبلی بل اکثرھم لا یعلمون الحق فھم معرضون [9] یعنی دیکھو کہ جب دنیاوی معاملات میں تم صرف دو۲ آدمیوں کے کہنے پر ایک جان کو قتل کر دیتے ہو۔ تو کیا اس قدر بانیان مذہب اور راستبازوں کی گواہی قبول نہیں کرتے۔ جب وہ تمام کے تمام متفقہ طور پر کہہ رہے

---

[1] رعد ع۲ [2] فرقان ع۱ [3] طٰہٰ ع۲ [4] ابراہیم ع۵ [5] نمل ع۵ [6] بقرہ ع۳ [7] فاتحۃ الکتاب
[8] نحل ع۵ [9] انبیاء ع۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔کہ ھواللہ احد تو توحید ثابت۔

پس یہ عالمگیر اتفاق اس بات پر پختہ شہادت ہے۔کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔اسی وجہ سے توحید کا عقیدہ تمام مذاہب میں صلح کرا سکتا ہے۔ فرمایا۔ یا ھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرك بہ شیئاً[۱]

اب مَیں مختصر طور پر اسلامی توحید اور اس کی تفصیل کو لکھ چکا ہوں۔ وللّٰہ الحمد۔اس کے بعد مَیں اب غیر مذاہب کی توحید کو درج ذیل کرتا ہوں۔ وباللّٰہ التوفیق۔ تاکہ منصف خود ہی ملاحظہ کرلیں۔ کہ دراصل توحید کی تعلیم کس مذہب نے دی ہے۔ اور کونسا مذہب ہے۔جس نے ہماری اپنے جائے صدور خدائے واحد لاشریک کی ذات وصفات کے متعلق صحیح راہنمائی کی ہے۔ ان غیر مذاہب کی خدا تعالےٰ کے متعلق تعلیم (توحید) دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ خدا تعالےٰ کی توحید کے متعلق صحیح تعلیم دینے والا صرف "اسلام" ہے۔ اور صحیح توحید "اسلامی توحید" ہے ؎

ویدک دھرم

سب سے پہلے مَیں آریوں کی توحید کو لیتا ہوں۔ جو آئے دن اسلام کے مُنہ آتے رہتے ہیں۔آریہ سماج کہتی ہے۔کہ خدا ایک ہے۔ اور ہم اس کی توحید کے قائل ہیں۔ لیکن کیا فی الواقعہ آریہ سماج (جیسا کہ مَیں نے تمہید مضمون میں لکھا ہے) توحید کی قائل ہے (تو معلوم ہوتا ہے کہ) آریہ سماج بالکل خلاف واقعہ کہہ رہی ہے۔ اور یونہی گلا پھاڑ رہی ہے۔ کہ وید توحید سکھاتا ہے۔ وید نے تو ایک منتر بھی نہ توحید فی الذات اور نہ توحید فی الصفات اور نہ توحید فی الافعال اور نہ توحید فی العبادت کے متعلق پیش کیا ہے۔

بھلا کوئی بتلائے تو سہی۔ کہ کس ملک میں وید کے ذریعے سے وحدانیت الٰہی پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پردہ زمین میں بستی ہے۔ کہ جہاں رگ اور یجر اور سام اور اتھروَن نے توحید الٰہی کا

---

[۱] آل عمران ع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقارہ بجا رکھا ہے۔ جو کچھ وید کے ذریعہ سے ہندوستان میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی اور شمس پرستی اور بشن پرستی وغیرہ انواع و اقسام کی مخلوق پرستیاں ہیں۔ کہ جن کے لکھنے سے بھی کراہت آتی ہے (شولنگ وغیرہ) ہندوستان کے اِس سرے سے اُس سرے تک نظر اُٹھا کر دیکھو جتنے ہندو ہیں۔ سب مخلوق پرستی میں ڈوبے ہوئے نظر آئینگے۔ کوئی مہادیو جی کا پوجاری اور کوئی کرشن جی کا بھجن گانیوالا اور کوئی مورتوں کے آگے ہاتھ جوڑنے والا" ۱؎

پس اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا دعویٰ توحید بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ہزاروں سالوں سے وید کی توحید کی تعلیم چلی آتی ہو۔ لیکن لوگ اس کے ہوتے ہوئے گمراہ ہوگئے ہوں۔

اس بات کو بھی چھوڑتے ہوئے اب میں ویدوں کی طرف جانا چاہتا ہوں:۔

سب سے اوّل توحید فی الذات ہے۔ اس کے متعلق ویدوں نے کیا تعلیم دی ہے چاروں وید رگ۔ یجر۔ شام اور اتھروَن وید کا ورق ورق اُلٹاتے چلے جاؤ کہیں توحید کے متعلق ایک وید منتر بھی نہ پاؤ گے۔ لیکن اگر اس پر اطمینان نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا جو چیلنج براہین احمدیہ ۲؎ میں درج ہے کہ:۔

"اگر وید میں کوئی شرتی پائی جاتی ہے۔ تو آریوں پر لازم ہے کہ وہ اسے نکال کر دکھائیں" اس کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جس کی طرف آج تک کسی آریہ نے توجہ نہیں کی۔

(۲) توحید فی الصفات۔ توحید فی الذات کے بعد توحید فی الصفات ہے۔ اس کے متعلق وید نے کیا تعلیم دی ہے؟

وید اس میں بھی خدا تعالیٰ کو واحد قرار نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرتا ہے ملاحظہ ہو:۔

"مَیں ایشور سب آدمیوں کو حکم دیتا ہوں۔ کہ تم لوگ میرے تلیہ (برابر) دیندار۔ گُن۔ کرم اور سبھاؤ (صفات و افعال و عادات) والے آدمی کی رعایا ہو اور کسی بیوقوف بدنیت کی رعایا ہونا مت قبول کرو" ۳؎

اس وید منتر سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ وید کا ایشور لیس کمثلہ شیءٌ نہیں بلکہ اسکی عادات و افعال و صفات میں راجے بھی برابر کے شریک ہیں۔

پھر اور ملاحظہ ہو:۔

۱؎ براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴ ۲؎ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۲۶ ۳؎ یجروید ادھیائے ۹ منتر ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے بیخوف میر مجلس! بلا دودھ کی گائیوں کی طرح ہم لوگ اس متحرک اور غیر متحرک جہان کے سکھ پوروک دیکھنے کے لائق ایشور کے برابر طاقتور آپ کے سامنے ہو کر آپ کی عزت اور تعریف کریں"[۱]

اس وید منتر سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ ایشور دیکھا بھی جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایشور کی اتنی معمولی طاقت ہے۔ کہ ادنیٰ ادنیٰ راجہ بھی اس کی قوت قدرت کے برابر نظر آتے ہیں۔

پھر یہاں تک ہی وید میں نہیں کہ اس کے شریک ہی بنائے گئے ہوں۔ بلکہ اس سے بھی ایک بالا اور لاثانی ہستی مانی گئی ہے وہ کیا ہے؟ "گائے" ملاحظہ ہو:-

"آفتاب کی مانند کونسی روشنی ہے؟ سمندر کی طرح کونسا تالاب ہے؟ کرہ ارض پر بارش برسانے والا کون ہے؟ (اور) وہ کون (ہستی) ہے، جس کا ثانی کوئی نہیں"[۲]

اس کا جواب ملتا ہے:-

"(اے سائل) آفتاب کی مانند روشنی یا جیوتی پرمیشور ہے۔ سمندر کی طرح دیولوک (کرہ ہوائی ہے) اور اندر (بادل) ہے مینہ برسانے والا زمین پر۔ اور گائے کا تو ثانی کوئی نہیں"[۳]

یہ ہے خدا کی توحید فی الصفات کے متعلق تعلیم۔ کیا یہ شرک فی الصفات صریح طور پر نہیں۔ بلکہ اس سے بھی ایک قدم بڑھکر ایک لاثانی ہستی "گائے" قرار دی گئی ہے۔ (انا للہ)

شرک کے علاوہ وید نے اور بھی بہت سی نالائق صفات خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی ہیں ملاحظہ ہو:-

مجسم ایشور:- "برہمن اس کا (ایشور) منہ تھا۔ دونوں بازوؤں سے کھشتری بنایا گیا۔ دونوں رانیں وہ جو ویش ہے۔ پاؤں سے شودر پیدا ہوا"[۴]

ایشور کے چار پاؤں[۵] ایشور کا دل آنکھ اور سانس[۶] ایشور کا ناف۔ سر۔ پاؤں اور اطراف کان[۷] بھی وید میں درج ہیں۔ لیکن بخوف طوالت منتر چھوڑ دیئے ہیں۔ اور حوالہ جات درج کر دیئے ہیں۔

کم علم ایشور:- "اے بیاہے ہوئے مرد عورتو! تم دونوں رات کو کہاں ٹھیرے تھے؟ اور دن کہاں بسر کیا تھا؟ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا؟ تمہارا وطن کہاں ہے؟ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور کے ساتھ شب باش ہوتی ہے یا بیاہتا مرد اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ اولاد کے لئے یکجا شب باش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے"[۸]

---

[۱] یجروید ادھیائے ۲۷ منتر ۳۵ [۲] یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۴۷ [۳] یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۴۸
[۴] رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۰ منتر ۱۲ [۵] یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۳ [۶] رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۰ منتر ۱۳ [۷] منتر ۱۴
سوکت ۹۰ منڈل ۱۰ رگوید [۸] رگوید اشٹک ۷ ادھیائے ۸ ورگ ۱۸ منتر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایشور کی بیوی:۔ "اے انسانو! میں ایشور جیسے برہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر اور اپنی استری سیوک وغیرہ کو چاروید رچ بانی کا اپدیش کرتا ہوں۔ ویسے ہی آپ لوگ بھی اچھی طرح اپدیش کریں"[1]

ایشور سوم رس پیتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔ "اندر کا شکم سوم کا رس کثرت سے پینے کے باعث سمندر کی مانند پھولتا ہے۔ اور تالو کی نمی کی مانند ہمیشہ تر رہتا ہے۔ انہی کھانوں سے اندر کا پیٹ بھرتا ہے۔ اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اے خوبصورت زنخدان والے اندر ان تعریفوں سے خوش ہو"[2]

الغرض کہاں تک لکھتا چلا جاؤں۔ وید میں یہی سب کچھ ہے۔ خداوند علیم و قدوس کو رذائل سے منزہ نہیں سمجھا گیا۔ اور ہر ایک بُری سے بُری (مثلاً چوری کرنا وغیرہ) صفت اس کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔

(۳ و ۴) شرک فی الافعال اور فی العبادت سے تو وید بھرے ہی پڑے ہیں۔ ہر جگہ اگنی دیوتے اور اندر دیوتے اور جل دیوتا اور دھرتی دیوتا اور ادتی دیوتی سے مرادیں مانگی گئی ہیں اور ان کی حمد (عظمت) کی گئی ہے

رگوید کا پہلا منتر ہی

"میں اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گرو کارکن اور دیوتاؤں کو نذریں پہنچانے والا اور بڑا ثروت والا ہے مہما کرتا ہوں" ہے[3]

غرضیکہ عبادت بھی انہی کی کیگئی ہے۔ اور افعال باری میں بھی ان کو شریک قرار دیا گیا ہے۔

بفرض محال اگر ہم ان تمام وید منتروں کو بھی چھوڑ دیں۔ اور ان کو کالعدم بھی مان لیں اور یہ کہدیں۔ کہ یہ منتر جعلی ہونگے (اگرچہ آریہ سماج کے نزدیک یہ سب الہامی ہیں اور ایشور کے مُنہ سے نکلے ہوئے ہیں) جو بعد میں لوگوں نے ملا دیئے۔ لیکن کیا عقلی طور پر بھی آریہ سماج خدا کو ان صفات سے متصف مانتی ہے یا نہیں۔ جن کا ماننا اُلوہیت کیلئے ضروری ہے؟ تو اس کا جواب بھی نفی میں ہے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج مانتی ہے کہ خدا کے سوا رُوح و مادہ بھی قدیم سے ہیں۔ اور وہ بھی اسی طرح ازلی اور ابدی ہیں۔ جس طرح وہ ازلی اور ابدی ہے۔ پس آریہ اس طرح روح و مادہ کو قدیم مان کر توحید فی الذات کے قائل نہیں رہے۔ اور شرک فی الذات کے مرتکب ہوئے۔

پھر اس کے بعد توحید فی الصفات کے متعلق دیکھتے ہیں۔ کہ کیا آریوں کا ایشور قادر ہے تو اس کا جواب بھی بڑے افسوس کے ساتھ نفی میں دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج مانتی ہے کہ خدا کچھ کر سکتا ہی نہیں۔ یہ جس قدر نعماء و آلاء ہمیں مل رہی ہیں یہ سب ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر ہمارے گناہ

---

[1] رگوید اشٹک اوّل انوک ۴ سکت ۱۰ [2] رگوید اشٹک اوّل ادھیائے ۱ انوک ۱ سکت ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہوتے۔ تو یہ چیزیں ہمیں مل نہ سکتیں۔ گھوڑے ہمارے چڑھنے کیلئے۔ گائے ہمارے دودھ پینے کیلئے کبھی میسر نہ آسکتی۔ پھل کبھی نہ مل سکتے۔ پھر کیا خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا خدا مکتی دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو مکتی یافتہ روحوں کو بھی مکتی خانہ سے نکال دینے پر مجبور ہے۔ خواہ روح اس کے سامنے ہزار دفعہ بھی چیخے چلّائے۔

پھر کیا آریوں کا خدا مالک ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ روح و مادہ تو قدیم سے ہیں۔ اور اسی کی طرح واجب الوجود ہیں۔ پھر وہ ان کا حقیقی مالک اور جائز قابض نہ ٹھیرا۔ پھر کیا آریوں کا خدا عالم ہے۔ تو اس کا جواب بھی نفی میں ہے۔ کیونکہ اگر پرمیشور کو روحوں کا کامل علم ہو۔ تو وہ ان کو بنا بھی لے۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو کسی چیز کا کامل علم رکھتا ہے وہ اس کو بنا بھی سکتا ہے۔ پس اگر پرمیشور کو روحوں کا کامل علم ہو۔ تو وہ انہیں بنا بھی لے۔ لیکن چونکہ آریوں کا پرمیشور روحوں کو پیدا نہیں کر سکتا۔ اس سے نتیجہ نکلا کہ وہ کامل عالم بھی نہیں۔

مختصراً غرض یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی دیکھا جائے۔ آریہ سماج توحید کی قائل نہیں۔ اور ان مختصر الفاظ میں مَیں نے ان کی حقیقت کو کھول دیا ہے۔ و للّٰہ الحمد۔

عیسائیت

ویدک دھرم کے بعد عیسائی صاحبان ہیں۔ سب سے پہلے ان کا وہ عقیدہ جسے وہ مدار نجات گردانتے ہیں، درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"عقیدہ جامعہ یہ ہے۔ کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو ملادیں۔ نہ ماہیت کو تسلیم کریں۔ کیونکہ باپ ایک اقنوم اور روح القدس ایک اقنوم اور بیٹا ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر۔ عظمت ازلی یکساں۔ جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح قدس ہے باپ غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق باپ غیر محدود بیٹا غیر محدود اور روح قدس غیر محدود۔ باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں۔ بلکہ ایک ازلی۔ اسی طرح تین محدود نہیں اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔ یوں ہی باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق روح القدس قادر مطلق۔ تو بھی تین قادر مطلق نہیں۔ بلکہ ایک قادر مطلق ویسا ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ خداوند بیٹا خداوند روح القدس خداوند کیونکہ جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے۔ کہ ہر ایک اقنوم کو جدا گانہ خدا اور خداوند مانیں اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے۔ کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں" ؂۱

یہ عقیدہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث نہ آج تک کسی کی سمجھ میں آیا اور نہ تا قیامت آسکیگا۔ کیونکہ اس عقیدہ کو آج تک کوئی بڑے سے بڑا ریاضی اور حساب دان بھی حل نہیں کر سکا۔ نہ حل کر سکیگا کہ کس طرح

۱+۱+۱=۱ ہوتا ہے۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس کے بعد ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا عیسائی توحید فی الذات کے قائل ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ وہ تثلیث کے قائل ہیں۔ پس ایک خدا نہ رہا۔ حالانکہ تثلیث کا عقیدہ صرف ایک اعتراض سے ہی باطل ہو جاتا ہے۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ خدا (باپ) کامل ہے یا نہیں۔ اگر کہو کامل ہے۔ تو جو ذات کامل ہے۔ اسے بیٹے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی کسی دوسری ذات کی ضرورت ہے۔ اور اگر کہو۔ کہ ناقص ہے تو پھر مجموعہ بھی ناقص اور یہ تمہارا اعتقاد نہیں۔ پس تثلیث کا عقیدہ باطل۔ کیونکہ اس سے باپ کا کمال باطل ہوتا ہے۔

(۲) توحید فی الذات کے بعد توحید فی الصفات ہے۔ کیا عیسائی خدا کو ان تمام صفات حسنہ سے متصف مانتے ہیں۔ جن کا ماننا ہستی باری تعالیٰ میں لازم ہے۔ اور جن کے بغیر الوہیت کامل نہیں ہوتی مثلاً قادر ہونا۔ علیم ہونا۔ رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک۔ خالق۔ مجیب الدعوات۔ حیّ و قیوم۔ قدوس ہونا وغیر ذالک من الصفات۔

تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عیسائی ان صفات کے بھی منکر ہی نظر آتے ہیں۔ گو منہ سے مقر بھی ہوں۔ کیونکہ اگر ان کا خدا قادر ہوتا تو جس وقت یہودیوں نے پکڑ کر اسے دار پر کھینچوا دیا تھا۔ وہ اپنی قدرت کا نظارہ دکھاتا۔ کہ دیکھو! مَیں کیسا قادر ہوں۔ خیر اگر اس وقت قدرت کا نظارہ دکھلانا نہیں چاہتا تھا تو یہودیوں کی غیرت دلانے پر ہی جب انہوں نے کہا تھا۔ کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔ ہم تجھ پر ایمان لے آئینگے اس وقت ہی اُتر آتا۔ ملاحظہ ہو :-

"اے مقدس کے ڈھانیوالے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اُتر آ"۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور فریسیوں سے ملکر ٹھٹھے

؂۱ دعائے عمیم کی کتاب ۲۶ و ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کہتے تھے۔ اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔
اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں"[1]

اگر اس وقت قدرت کا اظہار کرتا۔ تو وہ یہودی بھی ایمان لاتے۔ اور خدائی بھی بنی رہتی۔ لیکن اُس وقت بھی اس پر کچھ ایسا رُعب طاری ہُوا۔ کہ وہ قدرت کا بھی اظہار نہ کر سکا۔

علاوہ ازیں اس نے خود بھی اقرار کیا۔ کہ دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں[2] الغرض عیسائیوں کا خدا قادر تو ثابت نہ ہُوا۔

پھر کیا عیسائیوں کا خدا علیم ہے۔ تو اس سے بھی خدا صاحب منکر ہی نظر آتے ہیں۔ اور خود ہی اقرار کرتے ہیں۔ کہ اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا مگر باپ[3]

پھر کیا عیسائیوں کا خدا رب العالمین۔ رحمٰن رحیم یا مالک ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان چاروں صفات میں سے بھی کوئی صفت ان کے خدا صاحب میں نہیں پائی جاتی۔ مالک تو ایسے ہیں کہ رحم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کفارہ جیسا عقیدہ گھڑنا پڑا۔ اگر گنہگاروں پر رحم کرتے۔ تو رحم کا خزانہ خالی ہو جاتا۔

اور عیسائیوں کے خدا صاحب خالق تو ایسے ہیں۔ کہ ساری عمر میں ایک چڑیا بھی تو کیا۔ ایک مچھر بھی پیدا کر کے نہ دکھا سکے۔

اور مجیب الدعوات تو ایسے ہیں کہ لوگوں کی دُعائیں سُننا تو الگ رہا۔ آپ بھی ساری رات رو رو کر دُعا مانگتے رہے اور مرنے تک نوبت پُہنچ گئی[4] اور اس قدر پریشانی اور دلسوزی سے دعا مانگی۔ کہ خون کی بڑی بڑی بوندوں کی طرح اس کا پسینہ زمین پر گرتا تھا[5] (خدا خود اور دعا کسی دوسرے کے آگے) لیکن بدقسمتی سے وہ دعا بھی سُنی نہ گئی۔ اور آخر میں ایلی۔ ایلی۔ لما سبقتنی[6] کہکر جان دیدی[7] کیا وہ خدا جس نے "جان دیدی" یا بلفظ دیگر "دم دیدیا" اور تین دن تک مرا رہا[8]۔ حیّ و قیوم ہے۔

پھر کیا عیسائیوں کا خدا قدوس ہے؟ ہرگز نہیں۔ ملاحظہ ہوں حوالجات مندرجہ حاشیہ ....

- -

- - - - - - - - - - - -[9] اور یہودیوں کے لعن و طعن اُٹھائے اور بھوک لگی[10]

---

[1] مرقس ۱۵ آیت ۲۹ تا ۳۲ [2] متی ۲۰ آیت ۲۳ [3] مرقس ۱۳ آیت ۳۲ نیز متی ۲۷ آیت ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ [4] متی ۲۶ آیت ۳۹ و مرقس ۱۴ آیت ۳۵ [5] لوقا ۲۲ آیت ۴۴ [6] متی ۲۷ آیت ۴۶ و مرقس ۱۵ آیت ۳۴ [7] لوقا ۲۳ آیت ۴۶ و یوحنا ۱۹ آیت ۳۰ و متی ۲۷ آیت ۵۰ و مرقس ۱۵ آیت ۳۷ [8] متی و مرقس و لوقا و یوحنا بالاتفاق [9] استثناء ۲۱ آیت ۲۳ [10] متی ۲۱ آیت ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(خدا اور بھوک) اور انجیر کے درخت کے پاس گیا۔ اور وہاں سے بھی کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آخر بے نیل مرام وہاں سے لوٹنا پڑا۔ الغرض کہاں تک لکھتا چلا جاؤں جس قدر صفات کاملہ باری تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئیں۔ ان میں سے کوئی عیسائیوں کے خدا میں نظر نہیں آتیں۔

(۳ و ۴) پھر توحید فی الافعال اور توحید فی العبادت کے قائل بھی عیسائی نہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں یسوع مسیح اور روح القدس بھی برابر کے حصہ دار اور شریک ہیں *

اس مختصر سی تحریر سے ثابت ہو گیا۔ کہ عیسائیت کی توحید بھی حقیقی توحید نہیں۔ اگر کوئی مذہب دنیا میں حقیقی توحید کی تعلیم دینے والا ہے۔ تو وہ ہے "اسلام"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا * پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا * ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۸۲)

اب میں اپنے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس عبارت پر ختم کرتا ہوں:۔

"غرض ہماری اس تحریر سے یہ ہے۔ کہ آج صفحہ دنیا میں وہ شے جس کا نام توحید ہے بجز امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی فرقے میں نہیں پائی جاتی۔ اور بجز قرآن شریف کے کسی کتاب کا نشان نہیں ملتا۔ کہ جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیت الٰہی پر قائم کرتی ہو۔ اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف رہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا۔ اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے۔ جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے۔ جو پہلے تھا" (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

ریویو میں اعلیٰ مضامین کا سلسلہ

اس مضمون توحید کے علاوہ ہمارے پاس چار پانچ مضامین اور ہیں جو بطور ایسے نہایت محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ باری باری سب چھپیں گے احباب کو چاہیئے کہ ماہ اکتوبر سے رسالے کے خریدار بنجائیں تا ایسے جامع مضامین سے مستفید ہو سکیں * (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب

(یا)

اسلامی پردہ

(نمبر ۵)

بے پردگی کی تیسری مضرّت

بے پردگی شراب نوشی اور دیگر منشیات کے استعمال کی تحریک کرنے والی ہے، نہ صرف یہ بلکہ جس رفتار سے بے پردگی ترقی کریگی۔ منشیات کا استعمال بھی اسی نسبت سے بڑھتا چلا جائیگا، بظاہر یہ عجیب بات معلوم دیتی ہے اور خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ بھلا بے پردگی اور منشیات کے استعمال کا باہمی کیا جوڑ ہوا۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ واقعہ یہی ہے، اصل بات یہ ہے مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اور بے روک اختلاط و امتزاج اس امر کا مقتضی ہے کہ ایسے ملنے والے افراد پر ان کے شہوانی قوٰی غالب رہیں" اور کیا یہ سچ نہیں کہ اس اقتضاء کو منشیات کے استعمال کے ذریعہ نہایت آسانی اور سہولت سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

عورتوں کی بے پردگی اور منشیات کا استعمال ایک دوسرے کے ساتھ بطور علت و معلول کے وابستہ ہے۔ جس طرح علت بغیر اپنے معلول کے نہیں پائی جاتی اور معلول کا اپنی علت کے بغیر ملنا محال ہے اسی طرح جہاں بھی شراب نوشی یا دیگر منشیات کا استعمال ہو گا وہاں بے پردگی کا پیدا ہو جانا یقینی ہے۔ اور جہاں بے پردگی رواج پذیر ہو گی وہ سوسائٹی ضرور نشہ آور اشیاء کے استعمال کے بربادی افگن اور تباہی بخش مرض میں مبتلا ہو گی۔ مغربی ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ دیکھو جس نسبت سے ان میں برہنگی اور بے پردگی ہے۔ اسی قدر وہ شراب نوشی میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ منشیات اور بے پردگی دو ایسی لعنتیں ہیں۔ جو ایک ساتھ اور پہلو بہ پہلو ترقی کرتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک کی ترقی دوسرے کی افزائش کو چاہتی ہے۔

ہم چاہتے ہیں اس سچے اصل کی تائید میں دنیائے تمدن کا ایک بالکل نیا واقعہ پیش کریں شراب کے تباہ کن اثرات اور اس کے بڑھتے ہوئے استعمال کو دیکھتے ہوئے، کچھ مدت ہوئی جمہوریہ امریکہ نے یہ قانون نافذ کیا تھا کہ "حکومت کی مشتہرہ حدود کے اندر شراب کا استعمال ممنوع اور جرم ہے" امریکہ میں جب یہ قانون پاس ہوا تو اخباری دنیا میں ایک تہلکہ ڈال دیا گیا اور شد و مد سے لوگوں کو متوجہ کیا گیا کہ دیکھو امریکہ نے کیسا مبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقدام کیا ہے۔ وہ ایک اہم قومی سوال کے حل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ وہاں مدبرین نے ماحول کا اندازہ کیئے بغیر بیحد سادگی سے نہایت عمیق بدرجہ غایت معصومانہ اور دُور کی امیدیں قائم کیں۔ چنانچہ مشہور امریکن ریفارمر مسٹر فرانسس سکاٹ میک برائڈ نے اس قانون کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ذیل کے الفاظ کہے تھے:۔

"عام شہری جب اپنے ایّام شباب کو یاد کرتا ہے تو وہ اس امر کے لئے نہایت شکرگذار ہے۔ کہ اب اس کی اولاد بالکل مختلف حالات میں بود و ماند رکھتی ہے۔ اس کو معلوم ہے۔ کہ اس قانون کے مخالفین کی اپیل محض کشیدکنندگان شراب کا پروپیگنڈا ہے۔ اس وجہ سے وہ اس کی پرکاہ کے برابر بھی پروا نہیں رکھتا۔ اور اب اپنا ووٹ ڈالنے کے لئے جب وہ جائیگا تو مخالفین شراب کی موجودہ اکثریت کی تائید میں ایک اور رائے بڑھ جائیگی۔ اب ہماری قوم شراب کی مخالف اور پرہیزگار ہے۔ اور ہر نیا دن جو چڑھتا ہے وہ اسے زیادہ پرہیزگار بنا رہا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب اس کی پرہیزگاری اس درجہ کمال تک پہنچ جائیگی جتنی پہلے دنیا میں کسی نے نہیں دیکھی۔ اور اس کی ترقی کے راستہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہوسکتی۔"

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے۔ ان امیدوں اور تمنّاؤں اور اندازوں کا جو ممانعت شراب کے قانون کے مؤیدین اس قانون کے نفاذ کے بعد اپنے دماغوں اور ذہنوں میں رکھتے تھے۔ مگر باوصف اس کے کہ اس قانون کی تائید میں بے اندازہ کوشش صرف کی گئی۔ صرف "حکومت کی طرف سے ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر نشرو اشاعت پر خرچ کیئے گئے۔ سات ارب پچاس کروڑ صفحات شائع کرکے تقسیم ہوئے گویا دفع مسکرات کے لئے جسقدر طباعت کا کام ہُوا اس سے پانچ پانچ سو صفحات کی ڈیڑھ کروڑ کتابوں پر مشتمل ایک لائبریری بن سکتی ہے۔" شراب کے خلاف اس پیکار میں کلیسا۔ حکومت اور افراد گویا دنیا کی ہر سہ قوتوں کو بروئے کار لایا گیا۔ مگر افسوس۔ امریکہ اس عظیم ترین مجلسی تجربہ میں نہایت بُری طرح ناکام ثابت ہُوا۔ اس کے مدبرین کے اندازے کچل ڈالے گئے۔ قانون پاس کروا لینے کے بعد ظاہری نظروں میں مخالفین شراب کی جو جیت ہوئی تھی وہ فتح بہت جلد شکست میں تبدیل ہوکر رہ گئی۔ اور ابھی یہ قانون پاس ہوئے کچھ ایسی مُدّت بھی نہ گذری تھی کہ اس کے اثرات محو کرنے کے لئے بڑے پیمانہ پر پھر تیاریاں شروع ہوگئیں۔ اور بالآخر پچھلے دنوں حکومت اس کی تنسیخ کرکے رہی۔

یہ سب کچھ ہُوا۔ مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسا کیوں ہُوا؟ کیا کسی جدید تحقیقات نے شراب کے فوائد اس کے مضرات سے زیادہ ثابت کردیئے تھے۔ کیا اس وجہ سے کہ اس کی تائید میں اور شراب نوشی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاف جدوجہد اور کوششیں نہیں کی گئی تھیں۔ نہیں ان میں سے کوئی بات بھی نہ تھی۔ اسلام کی یہ بیان کردہ صداقت اب بھی قائم تھی (۱ اثمھما اکبر من نفعھما (۲) رجسٌ من عمل الشیطان فاجتنبوہ اور اس کی تائید میں بھی جیسا بتلایا جاچکا ہے بیشمار طاقت روپیہ اور وقت خرچ کیا گیا تھا۔ عوام پر بھی اس کے مضرات کافی مبرہن ہو چکے تھے۔ پس اس شکست کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ اس خرابی کی جڑھ پر کلہاڑا چلانیکی بجائے اسے اِدھر اُدھر سے ضربات لگانیکی کوشش کی گئی تھی۔ شراب نوشی کو روکنے کی یہ تدبیر نہ تھی کہ صرف قانوناً شراب کی کشید اس کی درآمد اور خرید و فروخت پر پابندیاں عائد کردی جائیں، بلکہ اس کا مؤثر اور ممکن الحصول یہ طریق تھا کہ اس کے بواعث کو روکا جاتا۔ اس کے استعمال کے علل و وجوہ کا سد باب کیا جاتا اور وہ تمام ذرائع اختیار کیئے جاتے جن کی وجہ سے اس چیز کے استعمال کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اور اسے بے سود بے ضرورت اور بیکار بنا دیا جاتا۔ کیونکہ جب کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی تو اس کی درآمد اور خرید و فروخت خود بخود رُک جایا کرتی ہے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور شراب نوشی کے سب سے بڑے داعی اور باعث یعنی بے پردگی کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھایا۔ ہمارے بیان کردہ قاعدہ کے مطابق نتیجہ کیا ہونا چاہیئے تھا یہی کہ اس قانون کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے لوگ شراب نوشی کو جاری رکھتے۔ چنانچہ یہی ہُوا اور نہ صرف یہ کہ کچھ مدّت کے بعد حکومت کو اس میں ایسی ترمیمات کرکے جو اسے بالکل بے اثر بنانے والی ہیں۔ اس قانون کو واپس لے لینا پڑا۔ بلکہ ان ایام کے متعلق بھی جبکہ یہ قانون ملک میں نافذ و جاری تھا مصدّقہ تحقیقاتوں سے ان امور کی تصدیق و تائید ہوتی ہے کہ تب بھی اس ملک میں اتنی ہی شراب فروخت ہوتی تھی جتنی اس قانون کے نفاذ سے پہلے اس کی شرح فروخت تھی۔

غرض امریکہ نے شراب کے خلاف ایک مبارک اور دلیرانہ اقدام کیا۔ لیکن افسوس اس کے اس اقدام نے اپنی رسوا کن شکست کے بعد دنیا کی عبرت انگیز مثالوں کی اکثریت میں ایک مثال کی زیادتی کے سوا دنیا پر کوئی اثر نہ چھوڑا۔ امریکہ اپنے اس تجربہ میں ناکام رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نے اس بدی کے روکنے کی تو کوشش کی۔ لیکن فطرت کے اصول کو بھلاتے ہوئے اس بدی کو پیدا کرنے والی علت یعنی بے پردگی کو جاری رکھا۔ حالانکہ اگر وہ اس دروازہ کو بند کر دیتا۔ ملک میں پردہ پوشی کا رواج دیدیا جاتا تو نہ مرد و عورت باہمی میل و جول رکھتے۔ نہ جذبات کو ہر وقت اُبھارے رکھنے کی ضرورت باقی رہتی۔ اور نہ اس محرک شے کے استعمال کے مواقع ہی پیدا ہوتے۔

سنو! یہ تو دنیائے تمدن کے ایک عظیم حصّہ کی اپنے تجربہ میں ناکامی تھی جس سے ہم اس نتیجہ پر پُہنچے کہ شراب نوشی اور پردہ پوشی آپس میں تضاد کی نسبت رکھتے ہیں یا یوں سمجھ لیجیئے کہ شراب کا استعمال اور بے پردگی آپس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازم و ملزوم ہیں۔ ان میں سے ایک باب کھلا رکھ کر دوسرے کو بند کرنیکی سرتوڑ کوششیں ہی کیوں نہ کیجائیں اس میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ لیکن آئیے آج سے تیرہ سو برس قبل ایک اسی نوع کے تجربہ کی کامیابی سے بھی اس اصول کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔

امریکہ نے اپنی حکومت کی مشینری کو حرکت میں لاکر لوگوں سے یہ منوانا چاہا کہ وہ شراب کا استعمال ترک کردیں۔ لیکن اسلام کے بانی، دنیا کے نجات دہندہ فداہ جسمی وروحی کے منہ سے صرف یہ الفاظ نکلے کہ "لوگو! آج سے تمہارے لئے شراب حرام کی جاتی ہے" اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس حکم کی تعمیل میں دنیائے اسلام نے وہی کیا جو پریزیڈنٹ ولسن کے حکم کی تعمیل میں کیا تھا؟ نہیں بلکہ اس سے بالکل مخالف چیز وہاں نظر آئی۔ ولسن نے حکم دیا کہ لوگ شراب چھوڑ دیں۔ اس کے جواب میں لوگوں نے صرف یہ کیا کہ شراب کے مٹکے اور کنستر دکانوں کی کھلی الماریوں سے اُٹھا کر تہہ خانوں کے گوشوں میں چھپا دیئے۔ اور برسرِ عام اس کی کشید کرنے کی بجائے "خاموش کلبوں،، سے یہ کام لینا شروع کردیا لیکن محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی نے یہی حکم دیا جمہوریہ امریکہ کی تمام مشینری اپنے قانون کو منوانے کے لئے حرکت میں تھی۔ لیکن یہاں صرف اس پاک و مطہر وجود کی زبان مبارک نے حرکت کی اور کہا لوگو! تمہارے لئے شراب حرام کی جاتی ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں مدنیوں نے نیویارک والوں کی طرح شراب کے کنستروں کو تہہ خانوں میں نہیں چھپایا بلکہ شراب کے مٹکے تہہ خانوں سے نکال کر گلیوں کی نالیوں میں بہا دیئے۔ بیشک اس انقلاب میں اس مطہر وجود کی قوّت قدسی کا بھی دخل تھا۔ لیکن ظاہری سامان اس کے لئے صرف یہ ہے کہ بے پردگی کی مخالفت ہو چکی تھی اور اب شراب ان کے لئے کچھ ایسی ضروری نہ رہی تھی۔ بلکہ وہ تو اسے صرف شغلاً اور کچھ عادتاً استعمال میں لارہے تھے۔ اس لئے جب ممانعت کا حکم دیا گیا تو انہوں نے نہایت آسانی سے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیا۔

بے پردگی ایک اور لحاظ سے بھی نشہ نوشی کی طرف راغب کرتی ہے۔ وہ اس طرح کہ بے پردگی کی وجہ سے عورتوں کو مردوں کے اور مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنے اور باہمی میل ملاپ کے سبب ایک حصّہ اس لذّت کا حاصل ہوتا رہتا ہے جس کا انتہائی عروج اتصال پر ختم ہوجاتا ہے۔ اور اس لذّت کے تھوڑے تھوڑے حصول کی وجہ سے اصل جذبہ کا کمال شوق و ذوق نقصان قبول کرلیتا ہے اور شہوانی طاقت کمزور ہوجاتی ہے۔ اس وجہ سے اسے تیز کرنے کے لئے محرک اشیاء کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اور شراب اس کا ایک آسان ذریعہ ہے +

بے پردگی کی چوتھی مضرّت

پردہ کے نہ ہونیکا ایک یہ نقصان ہے کہ اس سے خانگی مسرت، گھر کی خوشی، شادی کے جوڑے کی محبت پامال ہوجاتی ہے۔ ازدواجی زندگی کی تلخی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناقابل برداشت حد تک ترقی کر جاتی ہے۔ آئے دن جھگڑے آئے دن لڑائی سر پھٹول ذرہ ذرہ سی بات پر چپقلش خفیف اسباب پر خفگیاں، معمولی امور سے نزاع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ بے پردگی انہیں چڑچڑا اور بدمزاج بنا دیتی ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ان کے دل بے پردگی کی بدولت باہر لگے ہوتے ہیں اور دلوں میں باہمی ایسا رابطہ اور تعلق نہیں رہتا کہ ایک دوسرے کی فرو گذاشتوں کو نظر انداز کیا جا سکے۔ مردوں اور عورتوں کو ہر وقت یہ فرصت حاصل ہوتی ہے کہ جب بھی وہ چاہیں جہاں بھی پسند کریں اپنے تعلقات کی استواری کے سامان بہم پہنچالیں۔ اور وہ خوشی جو گھر کے اندر انہیں حاصل کرنی چاہیئے۔ گھر سے باہر کلبوں اور ہوٹلوں میں تلاش کریں۔ میاں کی کوئی خوشی ایسی نہیں ہوتی جو محض بیوی پوری کر سکے اور نہ بیوی کا لطف و آرام محض میاں سے متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے آپس میں صلح و آشتی رکھنے کی انہیں کوئی ضرورت، کوئی حاجت اور کوئی خواہش نہیں رہتی، جب دلوں کی یہ حالت ہو تو گھر کا سکون کیونکر مہیا ہو سکتا ہے۔

مغربی سوسائٹی میں اہلی زندگی کی یہ ناقابل تحسین حالت دیکھتے ہوئے اس کی اصلاح کی خاطر وہاں کی بعض انجمنوں نے بعض گرانقدر انعام تجویز کئے اور سال کے بعد اُن میاں بیوی کو دیئے جانیکا اعلان کیا جو سال بھر آرام و اطمینان سے رہے ہوں اور ان میں نزاع اور چپقلش نہ پیدا ہوئی ہو۔ سال گذشتہ میں انہیں سے سب سے بڑی اور پایہ کی انجمن نے جو رپورٹ شائع کی ہے، اس میں اس کا مرتب کنندہ نہایت رنج و افسوس کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"امسال یہ انعام حاصل کرنے کے لئے تمام ملک میں سے صرف ایک جوڑا ہی پیش ہوا ہے"

یہ اس سوسائٹی کی حالت ہے، جس کے ممبر کہتے ہیں کہ ہم شادی سے پہلے لڑکوں اور لڑکیوں کو آزادانہ اس لئے ملنے دیتے ہیں اور "کورٹ شپ" کی اجازت ہمارے ہاں اس وجہ سے ہے تا بننے والے میاں بیوی اچھی طرح ایک دوسرے کے خیالات میلانات اور رجحانات سے واقف و آگاہ ہو جائیں۔ اور اپنے کو شادی سے پہلے اس قابل بنالیں کہ آئندہ زندگی میں باہمی اختلاف اور چپقلش کے مواقع جاتے رہیں۔ اور اگر وہ اپنے مذاق اور خیال میں اتنا ہی تباین و تخالف رکھتے ہوں کہ کسی طرح اکٹھے رہ ہی نہیں سکتے تو شادی سے پہلے ہی علیحدگی ہو جائے۔ تا ایسا نہ ہو کہ نکاح کے مقدس عہد کے بعد ان میں نزاع کی صورت پیدا ہو کر طلاق و علیحدگی تک نوبت پہنچے۔

ہم نے کہا ہے مغربی لوگوں کی خانگی زندگی نہایت تلخ ہے۔ وہاں کے ازدواجی جوڑوں کے بظاہر انہ پیار و محبت پر جاتے ہوئے ہمارے اس قول کی تردید کی کوشش نہ کی جائے۔ بیشک یہ درست ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہاں کے میاں بیوی گھر کی چار دیواری چھوڑنے کے بعد آپس میں بیحد اخلاص و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت سے پیش آتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ حالت ان کے قلبی اور اندرونی حالات کی آئینہ دار نہیں ہوتی۔ اس کی صداقت کے لئے آپ کے سامنے ایک چشم دید گواہ کا بیان رکھتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست جب انگلستان سے واپس آئے تو سلسلہ کلام میں انہوں نے یہ دلچسپ واقعہ بھی سنایا۔ کہ ایک دفعہ جس مکان میں وہ رہائش رکھتے تھے اس کے مالک کے ساتھ ایک ڈنر میں شامل ہونیکا انہیں اتفاق ہُوا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ "اتفاق سے اس دن میاں بیوی کے درمیان سخت نزاع ہو چکا تھا اور سبّ وشتم تک نوبت پُہنچ چکی تھی۔ لیکن جب وہ میز پر بیٹھے تو ایک دوسرے کے ساتھ ان کا جو اسوقت کا سلوک تھا وہ میرے لئے بیحد باعث تعجّب بن رہا تھا، مَیں نے دیکھا کہ اس وقت میز پر بیٹھے وہ ایک دوسرے سے بیحد لُطف و سلوک سے پیش آرہے تھے۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے پر فدا ہوئے جا رہے ہیں حالانکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ دلوں کی عدم موافقت اور منافرت کا تکلیف افزا مظاہرہ کر چکے تھے"۔

غرض ان لوگوں کی ظاہرا طرز زندگی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ ایکدوسرے سے ظاہرا سلوک سے پیش آنا ہر چند کہ قلبی کیفیات کتنی ہی مختلف و مخالف بن رہی ہوں ان کی سوسائٹی کا دستور ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بے پردگی کے باعث مغربی سماج میں زندگی کا وہ حصّہ جو مرد و عورت کے تعلقات سے متعلق ہے بیحد تلخ اور ناخوشگوار ہو رہا ہے، نکاح کے دائرہ کے اندر بے پردگھرانے سخت مصائب میں مبتلا ہیں۔ اور ان کے ازدواجی تعلقات کا توازن متزلزل ہو کر رہ گیا ہے ؁

بے پردگی کی پانچویں مضرّت

یہ ہے۔ کہ اس کی بدولت طلاق کے امکانات و واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔ شاید اس کے متعلق بھی کہا جائے۔ کہ طلاق اور بے پردگی کا کیا تعلق، اور انہیں آپس میں کیا نسبت، لیکن اس کی وجہ بھی ہم بتا آئے ہیں۔ کہ پردہ نہ ہونیکے باعث خاوند و بی بی کے تعلقات پر ایک ناقابل برداشت ضرب لگتی ہے اور ان کے خانگی حالات اتنے ناقابل برداشت حد تک پُہنچ جلتے ہیں۔ کہ جس کے بعد ان دونو کا اکٹھا رہنا محالات سے نہیں تو بیحد دشوار ضرور ہو جاتا ہے اور طلاق تو اس چپقلش کے آخری نتیجہ کا نام ہے۔

بے پردگی ایک اور لحاظ سے بھی میاں، بیوی کے تعلقات کو علیحدگی تک پُہنچانے کا باعث بنتی ہے۔ جب پردہ نہیں ہوگا تو ایک مرد کی اپنی بیوی کے سوا غیر عورت پر بھی نگاہ پڑیگی۔ اور بالکل ممکن ہے کہ بہت سی عورتیں اس کی اپنی بیوی سے حُسن و جمال، اخلاق و سیرت، دولت و ثروت، وقار و عزت اطوار و عادات یا بعض دیگر احوال میں اسے بڑھی ہوئی نظر آئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسمیں عدم اطمینان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ قناعت کا مادہ کم ہونا شروع ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ یہ رفتار سے تخیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اس نقطہ تک پہنچا دیگی۔ کہ وہ خیال کرنے لگیگا کہ کاش میری زوجیت میں بجائے میری موجودہ بیوی کے فلاں عورت ہوتی اور استبدال زوج کی خواہش کسی حقیقی ضرورت کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف پہلی بیوی پر دوسروں کو دیکھتے ہوئے عدم قناعت کے باعث پیدا ہو جائیگی، پایاں کار وہ ترقی کے اس زینہ پر بھی پہنچ جائیگا کہ اپنی بیوی کو طلاق دیکر علیحدہ کردے۔

تہذیب جدید کے پرستار اسلام کے قانون طلاق پر تو معترض ہیں، جو انسانی فطرت کے تمام پہلوؤں اور ہر نوع کی انسانی ضروریات پر نگاہ رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا تھا اور جس کے متعلق الٰہی رموز کا کاشف صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتلا چکا ہے ابغض الحلال عند اللہ الطلاق، لیکن کیا خیال ہے ان کا جدید تہذیب کے حجاب نسواں کے خصوص میں ان رواجوں کے متعلق جو طلاق کے اعداد و شمار کو حیرت انگیز سرعت میں تبدیل کرنے میں سب سے زیادہ ممد و معاون ہیں۔ اور جن کی بدولت شادی اور متاہل زندگی کی مٹی برباد ہو رہی ہے مغربی لوگوں میں طلاق کی گرم بازاری اگر ایک مبرہن حقیقت اور بدیہات سے نہ ہوتی تو ہم آپ کے سامنے ان کے مستند لٹریچر سے ایسے حقائق اور اعداد و شمار رکھتے جن سے ہمارے اس قول کی بخوبی تائید و تصدیق ہو سکتی تھی کہ بے پردگی کے باعث ان میں طلاق کی بیماری ناقابل برداشت حد تک بڑھ رہی ہے۔

قیامت خیز طوفان کی پیشین گوئی

واشنگٹن۔ انٹرنیشنل جیوا جیکل کانفرنس میں ایک سائنسدان نے یہ تھیوری پیش کی ہے کہ چند ہزار سال کے اندر اندر ہی کرۂ زمین پر طوفان نوح کا سا ایک نیا طوفان آنے والا ہے جو ساری دنیا کو یا اس سے بیشتر حصّہ کو ڈبو دیگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ کے لئے ڈوب جائیگا۔ بلکہ چند ہی سال کے بعد سمندر کا پانی پھر اپنی سطح پر واپس چلا جائیگا۔ اور پھر زمین اسی طرح خشک ہو جائیگی سائینسدان کا بیان ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے، سمندر میں ایسے طوفان ہر ۳۰ یا ۳۵ لاکھ سال کے بعد آتے رہتے ہیں اور طوفان کی وجہ وہ ریڈیم ہے جو سمندر کی تہ میں جمع ہے اور جس کی کشش سمندر کے پانی میں جو ابھار پیدا کرنیکا موجب ہوتی ہے۔

امریکہ کے کروڑوں عیسائی عیسائیت سے بیزار ہیں

واشنگٹن۔ امریکن لوتھرن پبلسٹی بیورو کے سکریٹری مسٹر نکلبرگ نے اپنے ایک تازہ اعلان میں اعداد و شمار کی بنا پر اس حقیقت کا اظہار کیا ہے اس وقت امریکہ میں ۶ کروڑ ۳ لاکھ ایسے ہیں جو عیسائیت سے اسقدر بیزار ہیں کہ گرجا کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہیں ہیں مسٹر موصوف کی رائے ہے کہ ایسی حالت میں عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں کو اخبارات کے ذریعہ سے مذہبی تعلیم دی جائے اور ان گنہگاروں کو بائیبل کے صفحات پیش کرکے بتایا جائے کہ ان کی نجات کا انحصار صرف بائیبل کے پڑھنے پر ہے۔ (نہیں۔ بلکہ قرآن مجید پر۔ ریویو آف ریلیجنز اردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ رنگت اور اسکا اثر

چند روز ہوئے قبائل نائیجیریا کے متعلق کسی سفری جریدہ میں ایک مضمون پڑھتے ہوئے ہمیں دو تصاویر نظر آئیں جن میں سے ایک منکرین کی تھی اور دوسری ہاؤسہ کی۔ یہ دونو ہمسایہ اقوام ہیں اور نسل کے لحاظ سے رشتہ دار بھی ہیں۔ تاہم اوّل الذکر بُت پرست ہیں اور مؤخر الذکر مسلمان۔ غیر مسلم تو ننگے دھڑنگے وحشی تھے۔ لیکن مسلمان خوش پوش اور خوش حال نظر آتے تھے۔ میگزین امریکی تھا لہذا اِسے مسلمانوں کی حمایت میں ایک پروپیگنڈا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اور اِن تصاویر کا اجتماع بھی اتفاقیہ تھا لیکن اِس سے ہمیں سبق ضرور مل سکتا ہے ؛

اسلام کا اثر افریقہ میں

اسلام کا متمدنانہ اثر جسقدر افریقہ میں واضح ہے اُسقدر کسی اور جگہ نہیں ہے۔ عیسائی مشنری تو گورنمنٹ کی امداد اور حوصلہ افزائی کے باوجود وحشی حبشیوں پر اثر انداز ہونے سے قاصر رہے ہیں۔ لیکن اسلام نے بہت سے افریقوی قبائل کو اپنی آغوش میں لے لیا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اپنے متمدنانہ اثر کے ماتحت اُن کو تھوڑے ہی عرصہ میں اسقدر تبدیل کر دیا ہے کہ اب منکرین اور ہاؤسہ کے قبائل میں کوئی فرق نمایاں نہیں ہے۔ تمام افریقہ میں جو بھی قبائل حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے تہذیب و تمدّن میں اسقدر ترقی کر لی ہے کہ اب وہ غیر مسلم رشتہ داروں سے تمیز کرنے مشکل ہیں ؛

ایک جمہوری طاقت

یہ بات صرف افریقہ تک ہی محدود نہیں ہے۔ ساری دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کی آبادی موجود ہے وہ تہذیب و تمدّن کے لحاظ سے غیر مسلموں سے بیش از پیش ہیں۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ باوجود اِس ارفع تہذیب کے اُنھوں نے کبھی اپنی فضیلت یا برتری نہیں جتائی۔ اور نہ ہی کبھی اُن کی رنگت یا نسل اُن کے اور مفتوح علاقوں کے ابتدائی باشندوں کے درمیان روک ثابت ہوئی ہے۔ اسلام میں تمام انسان بھائی بھائی ہیں۔ ایک غلام بھی بادشاہ کے دوش بدوش ہے اور غالباً یہ اسلام کی جمہوری مساوات ہے جس نے اسلام کی متمدنانہ طاقت کو قوّت بخشی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی رنگت کی روک نہیں

اسلام کی یہ خصوصیات یعنی جمہوری مساوات اور متمدنانہ قوت دنیا کے معاشرتی ارتقار میں ایسی اہم ہیں کہ جن کو رنگت کے تکلیف دِہ مسئلہ کے حل کیلئے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سیاسیات کی دُنیا میں غالباً کوئی مسئلہ اسقدر پیچیدہ نہیں ہے۔ جتنا کہ رنگت کا مسئلہ۔ یہ ایک ایسی چٹان ثابت ہو رہا ہے جس پر دنیا کا آئندہ امن پاش پاش ہونے والا ہے۔ یہ مسئلہ نسبتاً نوخیز ہے۔ قریباً سو سال پہلے کسی یُورپی طاقت کو سفید نسل کی سیاہ فام پر برتری ثابت کرنے کا خیال نہیں آیا۔ بلکہ بات بالکل مختلف تھی۔ اُن دنوں جاپانیوں اور چینیوں جیسے انسان "سفید فام وحشیوں" کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے +

مُلکی سوال

رنگت کا مسئلہ دو سو بلکہ سو سال قبل بھی موجود نہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ نوآبادیوں کے بسانے والی حکومتیں ملکی سوال کو مدنظر رکھتی تھیں لیکن رنگت کا سوال وہاں بھی نہ تھا۔ البتہ کچھ عرصہ ہُوا۔ اور خصوصاً "نوردی" نسل میں یہ نظریہ قائم کیا گیا تھا کہ حکومت سفید قوموں کے لئے مخصوص ہے اور غلامی سیاہ فام کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ، نوآبادیات اور برطانیہ میں ہجرت کے قوانین اسی نظریہ کی بنا پر ساخت کیئے گئے ہیں۔ اور ان قوانین کا مقصد یہی ہے کہ سیاہ فام نسلوں پر اگر ہجرت کے دروازے پہلے بند نہیں تھے تو اب کر دیئے جائیں +

ناممکن سی حالت

اب گویا ہندوستانی مہاجروں کیلئے برطانوی نوآبادیات میں جانا ممنوع ہے۔ اور جاپانی لوگ امریکہ اور آسٹریلیا میں نہیں جا سکتے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ حالت بالکل ناممکن سی ہے۔ اور زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ جاپانیوں کو زیادہ جگہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی طرح اِسے حاصل کرلیں گے ہندوستانیوں کا نوآبادیات سے خروج اِس بات کے منافی ہے کہ وہ دولتِ برطانیہ میں یکساں طور پر شریک ہیں۔ حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ رنگت کا مسئلہ مستقبل کی بہت سی تکلیفوں کی جڑھ ثابت ہو گا۔ تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ ہم اِس مضمون میں یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام نے جس طرح دیگر دینی و دُنیوی گتھیوں کو سُلجھایا ہے اِس طرح اس کا بھی حل بتایا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درحقیقت یہ "رنگت کی روک" اپنی موجودہ شکل میں صرف گذشتہ پچاس سال کی پیدا کردہ ہے۔ اور امریکن ماہرین معاشرت کے الفاظ میں صرف نوردی نسل تک ہی محدود ہے۔ جس کا شجرۂ نسب اینگلو سیکسن قوم سے جا ملتا ہے۔ لاطینیوں میں یہ رنگت کا مسئلہ مفقود ہے اگرچہ وہ آبادی کے بارہ میں اسکو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ لیکن پھر یہ سیاسی مسئلہ ہُوا نہ کہ نسلی؛

پس اگرچہ افریقہ اور ایشیا میں فرانسیسوی نوآبادیوں اور ممالکِ محروسہ کا نظام، برطانوی مقبوضات کے نظام سے کم فیاضانہ ہے تاہم حاکم اور محکوموں کے تعلقات اتنے تلخ نہیں ہیں؛

فرانسیسی اور اُن کی سیاہ فام رعایا

پیرس میں گندم گُوں عربوں اور سیاہ فام سینی گالینز کا اُسی طرح خیر مقدم کیا جاتا ہے جس طرح سفید فام فرانسیسوں کا اور ہندوستانیوں کے بارہ میں انگلستان والوں کی طرح کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ برطانیہ والوں کا ہندوستانیوں کے لئے یہ سلوک بالکل نیا ہے۔ ابھی رُبع صدی ہوئی ہندوستانی طلباء کو تعلیمی اداروں اور سوسائٹیوں میں اُسی طرح بلا روک ٹوک خیر مقدم کہا جاتا تھا جس طرح ایک عام انگریز طالب علم کو اور اب بھی یہ تعصب صرف اونچے اور درمیانہ طبقہ تک ہی محدود ہے۔ نچلے طبقہ میں ابھی یہ بیماری نہیں پھیلی؛

نچلہ طبقہ کم متعصّب ہے

جرمن کے ڈاکٹر کارل پیٹرس جو لندن یونیورسٹی میں شعبۂ ریاضی کے صدر بھی رہ چکے ہیں اپنے ایک ممتاز معلومات مضمون "قومی خصوصیات" میں اسی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے رقم پرداز ہیں۔ کہ نچلے طبقہ کے انگریز قومی تعصب سے اسقدر پاک وصاف ہیں کہ وہ غیر قومی لوگوں سے آزادانہ شادیاں بھی کر لیتے ہیں چنانچہ خطۂ جارہ کے انگریزوں میں یہ بات تاحال پائی جاتی ہے؛

حیوانی نہیں سیاسی

اِس سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ نسلی تعصب حیوانی واقعہ نہیں ہے بلکہ سیاسی ہے۔ لیکن اکثر اینگلو سیکسن مصنّفین کی رائے اِس کے بالکل برخلاف ہے اور وہ کہتے ہیں کہ رنگت کا تعصب ایک مدافعانہ قدم ہے جو سفید اقوام اِس لئے اُٹھاتی ہیں تاکہ وہ سیاہ فام لوگوں میں اپنے آپ کو جذب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے سے بچا سکیں ؛

قومی پیش آمدہ حالات

چارلس پیئرسن فیلو آف دی اوریل کالج آکسفورڈ (جو کچھ عرصہ کیلئے آسٹریلین یونیورسٹی میں شعبۂ معاشرت کے صدر بھی رہ چکے ہیں) اپنی ایک نہایت دلچسپ کتاب موسومہ "قومی پیش آمدہ حالات" میں اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ بہت جلد ہی سفید قومیں خطۂ معتدلہ میں قیام پذیر ہو جائیں گی۔ اور خطۂ حارہ کی گورنمنٹیں ایشائی اور افریقوی نسلوں کے ماتحت ہو جائیں گی۔ جو کہ اِس وقت دُنیا کی خورد و نوش کے بیشتر حصّہ کا انتظام کرتی ہیں ؛

اقتصادی پہلو

اِس نظریہ کے خلاف سینٹ پال کے ڈین مسٹر انج نے مسلسل مضامین سے برطانیہ اور امریکہ کی اُس خود غرضانہ پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے جو وہ سفید رنگ کے مزدوروں کے مفاد کے لئے اُن کی مزدوری کو بڑھانے اور ایشائی لوگوں کے نکالنے میں روا رکھ رہے ہیں۔ اس کے برخلاف نوردی خیالِ معاشرت کے مصنّفین مثلاً لاتھروپ سٹوڈرڈ اپنی کتاب موسومہ "رنگت کا بڑھتا ہُوا سیلاب" میں یہ لکھ رہے ہیں کہ جب تک سفید قومیں ایشائی لوگوں کے خروج کی پالیسی پر عمل نہ کرینگی اُن کو افریقہ اور ایشیاء سے فی الفور نکالدیا جائیگا اور کچھ اغلب نہیں کہ وہ یورپ میں واپس دھکیل دیئے جائیں ؛

سیاسی اور اقتصادی خیال

ہم سمجھتے ہیں کہ اِس نظریہ کو کہ نسلی تعصّب ایک حیوانی واقعہ ہے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ صرف ایک سیاسی خیال ہے جس کو محض سیاسی اور اقتصادی بنا پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اِس کا مقصدِ قصوٰی یہی ہے کہ سفید قومیں سیاہ فام پر غالب آجائیں۔ یہی خیال ہے کہ جس کی بناء پر افریکنڈر پارٹی جنوبی افریقہ میں "ملکی پالیسی" پر عمل کر رہی ہے اور یہی خیال ہے جو ایشائی لوگوں کے خروج کی پُشت پناہ پر ہے اور یہی خیال ہے جو "رنگت کی چپقلش" کو جلد معرضِ عمل میں لے آئیگا جس کے متعلق کہ مسٹر لدتھروپ سٹوڈرڈ جیسے مصنّفین کو ابھی سے خوف لگا ہُوا ہے ؛

ناکامی کا سامنا

لیکن سیاہ فام قوموں کی تعداد سفید قوموں سے بہت زیادہ ہے۔ اور باوجود تمام روکوں کے وہ اُن فنون میں ترقی کر رہے ہیں جو سفید قوموں کی عظمت اور ترقی کا باعث ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

.... کہ خروج کا لائحہ عمل رنگت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کیلئے اسی طرح ناکام ثابت ہوگا جس طرح عہدِ گذشتہ میں ڈینی شاہ نٹ کی کوششیں سمندر کی لہریں روکنے کیلئے ناکام ثابت ہوئی تھیں ؛

نسلی حقارت

خروج کے متعلق معاشرت کی نوردی تصویریوں نے سیاہ فام اقوام کے درمیان سفید رنگ کی قوموں کے بارہ میں نفرت وحقارت کا جذبہ پیدا کردیا ہے اور جب تک یہ فرو نہ کیا جائے خطرہ ہے کہ یہ اور زیادہ ہو جائے گا۔ اور اس کو فرو کرنے کا طریق یہ نہیں ہے کہ اسپر نسلی تعصب کا نمک مرچ لگایا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ اسلامی اخوت کا بھاہا اسپر رکھا جائے۔ جہاں بھی اسلام موجود ہے وہاں نسلی تعصب کا نام نہیں۔ اس کی مثال عربوں اور مصریوں پر ترکوں کی حکومت کے دوران میں دیکھی جاسکتی ہے جو زمانۂ ماضی میں اُن پر حکمران تھے ؛

غیر محققانہ نظریہ

اگر ہم ان سب حالات پر ایک نظر ڈالیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ تھیوری جس پر معاشرتی اور سیاسی "رنگت کی روک" مبنی ہے بالکل غیر محققانہ اور غلط ہے۔ یہ نہ تو حیوانی واقعہ پر مبنی ہے۔ اور نہ کسی خون حفاظتی کے طریق پر، بلکہ یہ خالصتہً سیاسی اور اقتصادی مسئلہ ہے۔ اور اسی لئے اس کو مصنوعی کہا جاسکتا ہے۔ دراصل سفید اور سیاہ فام قوموں یا لوگوں کے درمیان جسمانی نفرت کا مادہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ ہوتا تو منطقیانہ لحاظ سے اس کو نچلے طبقہ پر زیادہ اثر انداز ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہ عقل کی بجائے جذبات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ نسلی تعصب نچلے طبقہ میں بالکل نہیں پایا جاتا۔ بلکہ یہ صرف ایک توہمات کی تھیوری ہے جس کو حکام نے اُن پر سیاسی وجوہ کی بنا پر لگادیا ہے اور جمہور بھی اسکو اقتصادی وجوہ کی بنا پر تسلیم کرلیتے ہیں ؛

اس قسم کی مصنوعی روک زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی اور جیسا کہ ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں اس نے "رنگت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو اور زیادہ ترقی دی ہے"۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سیاہ، زرد اور بھوری اقوام کے خلاف سفید قوموں کی کھڑی کی ہوئی روک بجائے سیلاب کو تھامنے کے نفرت وحقارت کے جذبات مشتعل کرنے میں ممد ثابت ہوئی ہے۔ اور یہ جذبہ ایسا ہے کہ اس کے بہت سے ناروا اثر ظہور پذیر ہونیوالے ہیں۔ اس روک کے نتیجہ میں اقوام عالم بہت سے فرقوں میں بٹ رہی ہیں۔ جو ایکدوسرے کے جانی دشمن ثابت ہوں گے۔ مثلاً ایک صدی ہوئی سیاہ فام قوموں میں جاپان شامل تھا۔ لیکن دو وجوہات کی بنا پر اُسے بھی سفید اقوام سے قطع تعلق کرنا پڑا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اینگلو جاپانی معاہدہ

سفید اقوام سے جاپان کے رابطۂ اتحاد کی ایک وجہ اینگلو جاپانی معاہدہ تھا۔ اِس معاہدہ کو جاپان نے پوری طرح سے سراہا۔ اور یہ اُسی کے موثر طریق عمل کا نتیجہ تھا کہ یورپی فوجیں دوسرے میدانوں کی طرف منتقل ہو سکیں اور جرمنی کے ساتھ چینی لوگ ساز باز نہ رکھ سکے۔ اگر جاپان اِس معاہدہ پر کاربند نہ رہتا۔ تو جنگِ عظیم کا نتیجہ کچھ اور ہی رُونما ہو جاتا۔ پس دو دولِ متحدہ بہت حد تک جاپان کی مرہونِ منت تھیں۔ اُس کو بدلہ کیا ملا؟ یہ ایک تاریخی سوال ہے۔ مگر ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ جاپان سے نہ صرف سنگ ساؤ کا علاقہ جو اُس نے جرمن سے لیا تھا لے لیا گیا، بلکہ جنگِ عظیم کے بعد جب معاہدہ اینگلو جاپان کی مُدّت اختتام پذیر ہوئی تو اُس کو از سرِ نو زندہ نہ کیا گیا ؎

نورڈی معاہدہ

معاہدہ اینگلو جاپان کے از سرِ نو زندہ نہ ہونے کی وجہ یہ خیال کیجاتی ہے کہ برطانیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے رابطۂ اتحاد پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اور اِس کو ہم "نورڈی معاہدہ" کا آغاز کہہ سکتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ تدریجی دوستانہ تعلقات سیاہ فام اقوام کے خلاف نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن دونو کے خروج کی پالیسی پر عمل کرنے سے ہم یہی معنے لینے پر مجبور ہیں۔ دیر تک جاپان امریکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات نباہتا رہا ہے اور کئی نوجوان جو وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اُس کو اپنا "روحانی گھر" تصوّر کرتے تھے۔ پھر جاپان کی سوسائٹی پر امریکہ بہت حد تک اثر انداز ہوا ہے ؎

معاہدہ شرفا

لیکن امریکہ کے ساتھ جاپان کے دوستانہ تعلقات اینگلو جاپانی معاہدہ کے ختم ہوتے ہی خطرہ میں پڑ گئے چھ سال قبل امریکہ میں جاپانیوں کی ہجرت "معاہدۂ شرفا" کی رُو سے ہُوا کرتی تھی۔ جس نے باوجود ہجرت ہیں روک کے ایشیائی لوگوں میں جاپان کا درجہ بالکل مختلف کر دیا۔ لیکن امریکیوں کو جو ایشیائی ہجرت سے خوف کھایا کرتے ہیں۔ یہ امتیاز بالکل نہ بھایا اور آخر ۱۹۲۵ء میں معاہدہ شرفا توڑ دیا گیا اور جاپانیوں کو وہی درجہ دیا گیا جو دوسرے ایشیائی ملکوں کو حاصل تھا۔ اِس سے جہاں جاپانیوں کے مفاد مادّی کو نقصان پہنچا وہاں اُس نے اس بہادر و جانفزا اقوم کو سخت برافروختہ بھی کر دیا اور وہ اِس کو قومی ہتک تصوّر کرنے لگے بلکہ بعض لوگوں نے تو امریکی دفاتر کے آگے ہراکیری یعنی رسمی خودکشی بھی کرنی شروع کر دی ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور جاپان

اِن حالات کا نتیجہ بہت جلد جاپان کے چین کی طرف رویہ نے ظاہر کردیا۔ پہلے تو جب کبھی بھی اِس ملک اور مغربی حکومتوں میں چپقلش ہوتی تھی۔ جاپان مؤخر الذکر کے ساتھ ہوجایا کرتا تھا چنانچہ جب باکسر کی لڑائی میں پیکن کو لُوٹا اور فتح کیا گیا تو جاپان اِس میں پیش پیش تھا، لیکن تجربہ نے جلد ہی بتادیا کہ مغربی حکومتوں کے ساتھ ساز باز رکھنے سے اُس کو چنداں نفع نہیں ہے۔ اور ۲۶-۱۹۲۷ء میں جب چین کو دُول یُورپ کی طرف سے خطرہ لگا ہُوا تھا۔ تو یہ جاپان ہی تھا جس نے بے دست و پا چین کو بڑے وفادارانہ طریق سے بچایا۔ کچھ عرصہ تک جاپانیوں کا چین کی طرف وہی رویہ رہا ہے۔ جو مانرو کی تعلیم کی رُو سے متحدہ امریکہ کا لاطینی امریکہ کی طرف تھا یعنی یہ کہ وہ اپنے ہمسایہ برّاعظم میں یُورپی دخل درانداز ی کو برداشت نہیں کرینگے۔ فرانس کے اینڈرڈیوبوس اور اٹلی کے کونٹ کارلوفیروزا جیسے مصنّفین کا خیال ہے کہ چین اور جاپان کا معاہدہ جس میں جاپان کا زیادہ حصّہ ہو از بس لازمی ہے۔ اوّل الذکر کہتا ہے کہ چین اور جاپان کے جھگڑے برادرانہ ہیں جو فی الفور ختم ہوجانے چاہیئیں اور دونو کو بالکل متحد ہوجانا چاہیئے مؤخر الذکر کو جو پیکنگ میں اٹلی کی طرف سے سفیر بھی رہ چکا ہے۔ یہ پورا یقین ہے کہ چین کا تخت از سرِنو جاپان کے میجی خاندوں کے حِصّہ میں آسکتا ہے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ چنگیوں کے آخری بادشاہ کو جاپان میں باعزت پناہ دی گئی تھی۔ یہ جیسے بھی ہو چین اور جاپان کا معاہدہ نوردیوں کے معاہدہ کے جواب میں ہوگا۔ اِسی کو یُورپی وطن پرستوں نے بڑھا چڑھا کر ایک "زرد خطرہ" کا نام دیدیا۔ درحقیقت زرد فوجوں کی طرف سے یہ خطرہ نہیں ہوسکتا کہ وہ یُوروپ پر چڑھائی کرینگی۔ جس طرح عتیلہ کے زمانہ میں ہُوا تھا۔ لیکن اِن منگولی لوگوں کا اتحاد ایشیائی باشندوں کے خلاف نُوردی لوگوں کے طرزِ عمل کا یقیناً ایک جواب ہوگا ٭

پان اشیاٹک کانفرنس

ہندوجن کی پان اشیاٹک کانفرنس اور پان پیسفک سیکرٹریٹ میں اکثریت ہے اکثر یہ خوش کُن خواب دیکھا کرتے ہیں کہ وہ ایشیا کے زرد اور بھورے لوگوں کو سفید قوموں کے خلاف متحد کرلیں گے۔ اور اگرچہ اِس کا عہدِ قریب میں کوئی خطرہ نہیں لیکن بہت اغلب ہے کہ نوردی پالیسی سے متاثر ہوکر یہ تحریک بھی زور پکڑ جائے۔ پان اتھیوپیا نزم جو امریکہ اور افریقہ کے حبشیوں کا اجتماع ہے۔ ایک اور تحریک ہے جس کی طرف سے خطرہ ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ یہ امریکن شدہ حبشیوں کی سرکردگی میں فروغ پا رہی ہے۔ سفید قوموں کے خلاف بھوری اور زرد نسلوں کی بجائے حبشیوں کو زیادہ شکایت کا موقع ہوسکتا ہے۔ اُن کی تنظیم جو ڈاکٹر ڈوبائس جیسے قابل لیڈر کے ہاتھوں میں ہے بڑی زبردست ہے۔ اور کوئی اغلب نہیں کہ ہاٹی جیسی ایک دوسری بغاوت اُٹھ کھڑی ہو۔ جو زیادہ مُہلک ثابت ہوگی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں سارا میلان اِس طرف ہے۔ کہ سیاہ فام نسلیں سفید قوم کے خلاف متحد ہو جائیں اور اگرچہ ہم باور نہیں کرتے کہ ایکدوسری "سیاہ یا زرد جنگ" کا اندیشہ ہے تاہم یہ سفید قوموں کے لئے بہرحال خطرے کا باعث ہے کہ تمام سیاہ فام قومیں اُن کے خلاف کھڑی ہو جائیں۔

پان اِسلام ازم

زرد خطرہ کی طرح پان اسلامزم کو بھی سفید قوم کے حق میں سمِّ قاتل خیال کیا جاتا ہے۔ درآں حالیکہ اِس میں کوئی جنگ آزمائی کی تحریک نہیں پائی جاتی۔ بلکہ ہماری رائے میں تو نسلی آویزش کا حل ہی پان اسلامزم کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے یعنی ہم آہستہ آہستہ اقوام عالم کو جمہوریتِ اسلام میں تبدیل کر دیں جس میں کالے سفید زرد بھورے غلام آزاد کا کوئی امتیاز نہیں ہے بلکہ سب بھائی بھائی ہیں۔ اور خدا کے سامنے بالکل آزاد اور مساوی۔ ہم جانتے ہیں کہ پچھلے زمانہ میں تُرکوں جیسی سفید قوم نے ملکی سوال کو کسی بے تعصبی اور غیر جانبداری سے حل کر لیا تھا۔

یہ بیان کرتے ہوئے کہ بین الاقوامی تعلقات پر رنگت کی روک کا کیا اثر پڑا ہے۔ ہم نے یہ دکھایا ہے کہ سفید اور سیاہ قومیں دو حریف فرقے بن چکے ہیں۔ جو کسی نہ کسی وقت نبرد آزما ہو جائینگے۔ پھر ہم بتا چکے ہیں کہ جاپان جیسا ملک بھی جو پہلی کامیابی کے دَوران میں سفید قوموں کی طرف مائل تھا اور اُنہی کی طرفداری کرتا تھا۔ اب حالات سے مجبور ہو چکا ہے۔ کہ اُن سے جُدا ہو جائے اور یہ جُدائی ایسی ہے جو اُس کو سیاہ فام قوموں کی طرف مائل کر رہی ہے۔

جنگ ناگزیر ہے

سفید اور سیاہ فام قوموں کا یہ انشقاق و افتراق ابھی اور زیادہ ہو گا۔ اور حالات بسُرعت تمام اِسی طرف جا رہے ہیں۔ اگر یہ رُجحان درمیان میں روکا نہ گیا تو یقین ہے کہ ایک زبردست "رنگت کی جنگ" معرضِ ظہور میں آ سکتی ہے جو اُس خون آشام جنگ سے بھی کہیں زیادہ ہولناک اور تباہ کُن ہو سکتی ہے۔ جس میں چند سال پیشتر نصف دنیا خون ریزی کر چکی ہے۔

"کیا یہ رنگت کی جنگ ناگزیر ہے؟ اور کیا وہ حالات جو اس کی خبر دے رہے ہیں روکے نہیں جا سکتے؟" یہ سوال ہیں جو اہلِ سیاسیات کے دماغ میں پیدا ہو رہے ہیں۔

نُوردی حل

سفید قوموں اور خصوصاً نُوردی خیالات کے حامیوں کا نظریہ یہ ہے۔ کہ جنگ سے بچنے کا صرف واحد طریق یہی ہے کہ سیاہ فام قوموں کو نیچا دکھایا جائے اور اُن کی طاقت کو اِس حد تک کمزور کر دیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ سفید قوم سے ٹکر نہ کھا سکیں۔ یہی خیال ہے جو جنوبی افریقہ میں افریکنڈیوں کی مُلکی پالیسی کا روحِ رواں ہے۔ اور یہی خیال ہے جو مشرقی افریقہ کنیڈا اور آسٹریلیا میں "اخراج کی پالیسی" کا پُشت پناہ بن رہا ہے۔ اور اسی خیال نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو مجبور کیا ہے۔ کہ وہ حبشیوں سے وحشیانہ سلوک روا رکھیں۔ "اصلی باشندوں کو نیچا دکھاؤ اور وہ کبھی اُٹھ نہ سکیں گے" یہ ان لوگوں کا فلسفہ ہے ؃

پُرخطر لائحہ عمل

لیکن جس طرح وہ "انکل شام" کی غیر فلسفیانہ کتاب میں فلسفی دماغ کا آدمی کہتا ہے کہ اس سے زیادہ کوئی پُرخطر کام نہیں کہ کوئی شخص سٹیم انجن کے سیفٹی والو پر جا بیٹھے۔ اسی طرح یہ انتہا پسند حامیانِ وطنیت کر رہے ہیں۔ جس منزل اور درجہ پر آج تہذیب پُہنچ چکی ہے اُس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تو یہ ناممکن ہوگا کہ ہم سیاہ فام قوموں کی ترقی کو روک دیں۔ البتہ یہ ممکن ضرور ہے کہ ہم اُن کو یورپین قوموں کے خلاف کر دیں۔ اور یہ پالیسی ایسی ہے جو سراسر خطرات سے پُر ہے۔ یورپین وطن پسندوں اور امریکن نوردی فلاسفروں کو اس بات کا احساس دلانا بعید از قیاس ہے۔ لہٰذا وہ اس رنگت کے مسئلے کا کوئی خاطر خواہ حلؔ پیش نہیں کر سکتے

بالشویکی حلؔ

رُوس کے بالشویکوں نے بھی اِس کا ایک حلؔ پیش کیا ہے۔ اور یہ حلؔ وہی ہے۔ جو وہ ہر مسئلہ کے لئے پیش کیا کرتے ہیں یعنی بالشویزم۔ اُن کا منشا یہ ہے کہ ساری دنیا کو بالشوزم کے رنگ میں رنگین کر دیا جائے۔ اور ہماری زندگی اور ہماری حکومت کا انتظام کمیونزم کے اصولوں کے ماتحت آجائے۔ اگر ہم اُن سے انصاف کریں تو ہم یہ اعتراف کریں گے۔ کہ بالشویک حکومت سے قبل بھی اِن لوگوں نے اپنے آپ کو نسلی اور رنگت کے تعصّب سے بالکل منزّہ ومبرّا ثابت کیا ہے۔ اور ایشیائی صوبجات میں رُوس کی حکومت زار کے زمانہ میں بھی بالکل ویسی ہی تھی جیسی یورپین علاقوں میں۔ کیونکہ ہر دو علاقہ جات میں بدنظمی اور ظلم و استبداد کا مساویانہ دَور دَورہ تھا ؃

نیا طریق

بالشویکی طرزِ حکومت کے عہد میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ روس کے قرب و جوار میں جو وسط ایشیا کا علاقہ ہے اُس میں بالشویزم پھیلایا جائے۔ چنانچہ صوبجات میں سویٹ حکومت قائم بھی کر دی گئی ہے۔ بالشویزم نظری طور پر تو انسان کی اخوت، مساوات اور آزادی کا حامی ہے لیکن درحقیقت یہ مزدور جماعت کی قیادت کا دوسرا نام ثابت ہوُا ہے۔ اور یہ قیادت ایسی ہے کہ جو اپنے حقیقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصولوں کی بناء پر کسی مخالفت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اکثر جگہ اِس قیادت کا نتیجہ جور و ستم کی صورت میں رُونما ہوا ہے جو زار کے ظلم و استبداد سے بھی کہیں زیادہ زہرہ گداز تھا۔ اور بعض نئے آباد شدہ صوبجات کی حریّت اور آزادی کیلئے یہ زہرِ ہلاہل ثابت ہوا ہے ؎

قابلِ نفرت تھیوریاں

مثلاً الٰہی مذہبوں کا انکار بالشویکی طرزِ خیال کا ایک ممتاز حصہ ہے۔ جائداد کو حکومت کی ملکیت قرار دینا، عورتوں کی حد سے زیادہ آزادی، یہ سب اصول ہیں جن پر بالشویزم زور دیتا ہے۔ حکومت کی نافرمانی بڑا سخت جُرم خیال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کی سزا بھی رُوح فرسا ہے ؎

اِن حالات میں بالشویزم باوجود بعض قابلِ توصیف خوبیوں کے رنگت کے مسئلہ کا ایک ایسا خاطر خواہ حل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جو تمام ایشیا میں قابلِ قبول ہو۔ کیونکہ اُس کے باشندے تو ابتدائے آفرینش سے مذہب کے پیرو کار اور رسومات کے سختی سے پابند رہے ہیں ؎

اِسلام بہترین حل ہے

خیالات و مقاصد کی اِس باہمی تگ و دو میں صرف ایک چیز ایسی ہے جو اپنی معقولیت اور پاکیزگی کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور صرف اُسی کے ذریعہ سے دُنیا کے پیچیدہ ترین مسائل کا حل کیا جاسکتا ہے۔ تمام مذاہب اور معاشرتی نظاموں میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی ابتداء سے ہمیشہ اخوت مساوات اور آزادی کا زبردست حامی رہا ہے۔ اور یہ اسلام ہی ہے جس کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں، بھائی بھائی ہیں اور آزاد ہیں۔ اور پھر اِس پر مستزاد یہ کہ یہ صرف ایک مقدّس نظریہ ہی نہیں، بلکہ عمل میں بھی آج ہر مسلمان دوسرے کو بھائی بھائی اور مساوی خیال کرتا ہے ؎

تعلیم اور تعمیل

ہم نے کہا ہے۔ کہ اسلام کی یہ اخوّت کی تعلیم صرف ایک مقدّس نظریہ ہی نہیں بلکہ ایک برہنہ حقیقت ہے۔ جو مسلمانوں کی زندگی اور اُن کی تاریخ میں بالبداہت پائی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں نے اپنے مفتوح علاقوں سے جس رواداری۔ انصاف اور آزادی کا ثبوت دیا ہے اُس کی مثال آجتک کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔ عربوں نے جنوب مغربی یورپ کا ایک کافی حصہ فتح کر لیا تھا لیکن انہوں نے ہسپانیہ میں کبھی کوئی "نسلی سوال" نہ اُٹھایا۔ عثمانی ترکوں نے یورپ فتح کیا اور اب تک اُس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حصّہ پر قابض ہیں۔ لیکن وہاں کے باشندوں کے ساتھ کبھی اُس قسم کا سلوک روا نہیں رکھا گیا جس طرح مثلاً افریقہ کے حبشیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چغتائی ترکوں نے جن کو بالعموم (اگرچہ غلطی سے) مُغل کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ایک سلطنت کی بنیاد رکھی جو قریباً تین سو برس تک قائم رہی۔ باوجود یکہ گورے تھے (مشکل) کے انہیں "ملکی سوال" کبھی پیش نہ آیا ؎

موجودہ مسلمان حکومتیں

حال ہی کا واقعہ ہے۔ عثمانی ترکوں کی آل اولاد نے مصر اور عرب کا ایک کثیر حصّہ فتح کیا اور اُس پر کامیابی سے حکومت کی۔ مگر فاتحین بہت جلدی مفتوحین کے ساتھ اسقدر گُھل مِل گئے کہ اُن کو بجائے اجنبی اور فاتحین کے دوست تصوّر کیا جانے لگا۔ مصر میں ترکوں کی ساری حکومت کے عہد میں باوجود اس بات کے کہ مصری لوگ سیاہ فام تھے۔ اور تُرک سفید، اُن میں ایک دفعہ بھی سیاسی امتیاز نہ برتا گیا ؎

عرب افریقہ میں

افریقہ میں بڑے بڑے علاقے عربوں نے فتح کرلئے اور اُن کو بسایا اور وہاں تجارتی ادارے قائم کیئے، لیکن جہاں بھی وہ گئے ہیں، وہ تہذیب و تمدّن کے مبلّغ بن کر گئے۔ اور مُلکی باشندوں نے اُن سے بیش قیمت استفاضہ کیا — خواہ اوّل الذکر تاجر بنکر گئے۔ یا فاتحین کی شکل میں یا وہاں مستقل رہائش اختیار کرنے کے ارادہ سے۔ افریقہ میں ایک ہی نسل کے دو ہمسایہ قبائل کا مطالعہ کرنے سے وہ نمایاں فرق دیکھا جاسکتا ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں میں پیدا ہوگیا ہے۔ اوّل الذکر اپنے فاتحین سے بالکل تمیز نہیں کیئے جاسکتے اور مؤخر الذکر ہنوز وحشی ننگے دھڑنگے ہیں ؎

عیسائیت اور اسلام

دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ افریقہ کے باشندوں پر عیسائی بھی اثر انداز ہوئے ہیں۔ یہ شاید کسی حد تک درست ہو۔ لیکن مشاہدہ تو یہی بتلاتا ہے کہ جو عیسائیت قبول کر لیتے ہیں وہ بہت جلد ہی ایک خطرناک قسم کے منکرین میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تو بالکل سچ ہے کہ سفید قوم کے عیسائی کالے حبشیوں کو جو اُن کا مذہب قبول کر لیتے ہیں اِس قابل نہیں سمجھتے کہ وہ اُن سے مساویانہ حقوق کا برتاؤ کریں یا کم از کم اُن سے انسانی سلوک ہی روا رکھیں ؎

یہاں تک ہم نے رنگت کے مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اور وہ طریقے بیان کیئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اس کو سُلجھانے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اِس مسئلہ کے حَل کیلئے جو علاج سفید قوموں کی طرف سے تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ سیاہ فام قوموں کے آگے ایک رنگت کی روک کھڑی کردی جائے۔ ایک ظلم و استبداد کی دیوار جو رنگت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک سکے۔ پھر ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ رنگت کے سیلاب کو روکنے کیلئے یہ تجویز بالکل ایسی ہے جیسی کہ ڈینی شاہ نٹ نے سمندر کی لہروں کو تھامنے کے لئے آگے کُرسی رکھدی تھی۔ نُوردی خیالات کے مدبّرین کی مُلکی پالیسی سفید اور سیاہ قوموں کے درمیان محض انشقاق کی خلیج وسیع کرنے میں ممد ثابت ہوئی ہے، اور اُس نے اُن کو دو مخالف فریقوں میں تقسیم کردیا ہے۔ پان ایشیائزم جو منگولین لوگوں کو بسُرعت متحد کرنے کی تجویز ہے۔ اور پان اتھیوپانزم، نیز ہندوستان میں انارکزم یہ سب مدافعت کی تحریکات ہیں جو اینگلو سیکسن کے رنگت کی روک پر زور دینے کی وجہ سے معرضِ ظہور میں آگئی ہیں +

خرمنِ امن پر بجلی

جہاں یہ درست ہے کہ سفید قوموں کی پیش قدمی سے بچنے کے لئے سیاہ فام قوموں کو متحد ہوکر اپنے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ وہاں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اقوامِ عالم کا اِس طرح مخالف فریقوں میں بٹ جانا کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے۔ جب تک طبائع اِسی طرح ہیں انسانوں میں سیاسی، نسلی اور فرقہ دارانہ اختلاف تو اسی طرح موجود رہیں گے۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ محض چمڑے کے رنگ کو لڑائی یا جھگڑے کی بنیاد کیوں ٹھیرایا جائے۔ جیساکہ ہم بتا چکے ہیں۔ یہ رنگت کا تعصب بالکل مصنوعی اور نوخیز ہے۔ کوئی سو برس گذرے اینگلو سیکسن قوم میں یہ مفقود تھا۔ اب بھی بعض لاطینی ملکوں میں اس کو چنداں اہمیّت نہیں دی جاتی۔ رنگت کی روک ایک خط ہے جو مملوکیت پسند مدبّرین نے اس لئے کھینچا ہے تاکہ وہ سیاہ قوموں کے بارہ میں جابرانہ پالیسی کو حق بجانب ٹھیرا سکیں۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اخلاقی یا معاشرتی معقولیّت نہیں ہے +

مذہب اور رنگتی تعصّب

شائد کوئی سمجھے کہ عیسائیت جس کی بُنیاد اتحاد اور مساوات کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ انسانوں کے درمیان اِس لامذہبیت کے خیال پر مبنی اختلاف کا مقابلہ بُردباری کریگی۔ لیکن بدقسمتی سے عیسائیت نے اِس کو مزید تقویّت دی ہے۔ بلکہ مذہب کو بھی اِس کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے پیش کیا ہے۔ حبشیوں کی غلامی کے زمانہ میں دینی عیسائی موجود تھے جو اپنی مقدّس کتابوں سے اِس فعل کو حق بجانب ٹھیرایا کرتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اب بھی عیسائی پادریوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو رنگت کی روک کی پُرزور حمایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس کے لئے عیسائیت یا اُس کے بانی مبانی کو موردِ الزام نہیں ٹھیراتے بلکہ یہ اُن تاویلات کا قصور ہے جو ملوکیت پسند مذہبیوں نے اپنے فائدہ کیلئے گھڑلی تھیں۔ ابتداسے ہی عیسائیت ایک ملوکانہ مذہب رہا ہے۔ جس کا پہلے رومی سلطنت سے تعلق رہا تھا۔ پھر قرونِ وسطیٰ کے یورپی جانشینوں سے ہوا۔ اسکے بعد برطانوی امپیریلزم ہوگیا۔ یہ تعلق جیسا بھی ہو۔ رنگت کے مسئلہ کے لئے عیسائیت سے کسی علاج کی امید رکھنا بالکل فضول ہے ۔

سوشلزم و کمیونزم

سوشلسٹ اور کمیونسٹ بھی اخوت کا ڈھونگ رچایا کرتے ہیں۔ لیکن سیاہ زرد اور بھورے لوگوں کی موجودگی میں اخوت، یورپی مزدور جماعت کو بھی تسلیم نہیں ہے۔ بلکہ بعض ملکوں میں ایشائی اخراج کی پُشت پر امپیریلزم نہیں ہوتا، بلکہ مزدور جماعت ہوتی ہے جسکو دخل درانداز ی کا خطرہ رہتا ہے۔ رُوسی بالشویک ایشائی حدود پر جو کارروائیاں کرتے ہیں اُن سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ فراخدلی میں سرمایہ داروں اور بورژواہ سے زیادہ نہیں ہے ۔

اِسلام واحد حَلّ ہے

یہ صرف اسلام ہی ہے کہ جس سے ہم رنگت کے مسئلہ کا خاطرخواہ حَلّ تلاش کر سکتے ہیں۔ نظری لحاظ سے اسلام نہ صرف مساوات پر مبنی ہے بلکہ اخوت انسانی پر بھی ہے۔ اور دوسرے مذہبوں کے برخلاف یہ نظریہ ہمیشہ عمل میں منتقل رہا ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں جب کبھی بھی مسلمان فاتحین نے کمزور قوموں کو اپنے ماتحت کرلیا انہوں نے فوراً ہی اُن کو اسلام کی اعلیٰ و ارفع تہذیب پر ایمان لانے کے بعد اخوت اور مساوات میں داخل کرلیا۔ صلیبی جنگوں کے وقت کے مسلمان، یورپ کے عثمانی ترک اور ہندوستان کے چغتائی ترک یہ سب نہ صرف عقلمند اور مہربان حکمران تھے بلکہ اپنی رعایا کے ساتھ مساوات بھی برتتے تھے۔ بہت جلد ہی وہ بھول گئے کہ وہ فاتحین اور زبردست ہیں اور وہ بہت جلد ہی مفتوح ملکوں میں رہائیش اختیار کرکے اُن کے باشندوں کے ساتھ بھائی بھائی بنکر رہنے لگے ۔

عیسائیت اور اسلام میں صرف یہی ایک بڑا فرق ہے۔ کہ جہاں مؤخر الذکر میں اخوّت ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے وہاں اوّل الذکر میں یہ صرف ایک مقدس نظریہ ہی ہے۔ جہاں کہیں بھی اسلام کی اعلیٰ و ارفع تہذیب اور اُس کا تمدن پُہنچا ہے وہاں اُس نے ابتدائی باشندوں کو شائستہ قوم بنا دیا ہے۔ اِس کے برخلاف جہاں کہیں بھی عیسائیت گئی ہے وہاں کے باشندے اگر مٹ نہیں گئے تو وہ ذلیل اور حقیر ضرور ہو گئے ہیں ۔

حقیقت یہی ہے کہ جہاں کہیں بھی اسلام کی تہذیب غالب ہے وہاں کوئی رنگت کا مسئلہ موجود نہیں ہے اور جب بفضلِ خدا یہ مذہب اکنافِ عالم میں پھیل جائیگا تو یہ مسئلہ بالکل ناپَید ہو چکا ہوگا۔ آہستہ آہستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کام ہو رہا ہے تلوار کے زور سے نہیں بلکہ پُرامن ہتھیاروں سے اور ایک دن آئیگا کہ جب ایک مسلمان دُنیا میں نہ کوئی غلام ہوگا نہ آزاد، نہ یہودی، نہ نصرانی، نہ کالا نہ گورا بلکہ سب بھائی بھائی ہونگے۔ اور اس کام کیلئے جماعت احمدیہ اور اُس کے امام کی کوششیں شاملِ حال ہیں ✣ (ریویو انگریزی) مترجمہ عبدالرحیم شبلی

وصیّتیں

۴۰۰۶ - منکہ جہندی خاں ولد محمد قوم جٹ پیشہ ترکھان عمر قریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۲۱-۱۹۲۰ء ساکن گھمال ڈاکخانہ ڈوال تحصیل پنڈدادن خاں ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵/۶/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں عرصہ سے بیکار ہوں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ جلدی ہی کوئی ذریعہ معاش پیدا کروں۔ اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری جو کچھ بھی آمدنی ماہوار ہوا کریگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کیا کرونگا۔ اس وقت میں مندرجہ ذیل غیر منقولہ جائداد کا مالک ہوں۔ زمین زرعی قریباً سوا چار بیگہ واقعہ موضع گھمال بجانب قطب قیمت تخمیناً ۷۰۰ روپیہ۔ مکان سکونتی واقعہ موضع گھمال مشتمل ایک دالان دو کوٹھڑی قیمت قریباً ۱۵۰ ایک سو پچاس روپیہ (۳) ۵ کنال ۵ مرلہ زمین زرعی یکصد بیس روپیہ میں میرے پاس رہن ہے جب یہ رہن فک ہو جائیگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی۔ اسوقت میرے پاس ۲۲۵ دو صد پچیس روپیہ نقد بھی موجود ہیں۔ ان میں سے بھی ۱/۸ حصہ ادا کرونگا۔ فقط مکرر آنکہ اس کے علاوہ اگر کوئی کسی قسم کی جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم بطور قیمت جائداد اپنی زندگی میں ادا کردوں تو وہ رقم وصیت مندرجہ بالا میں سے مجرا سمجھی جاویگی ✣

العبد جہندی خاں موضع گھمال ڈاکخانہ ڈوال تحصیل پنڈدادن خاں ضلع جہلم۔ گواہ چوہدری باز خاں احمدی زمیندار چکوال نشان انگوٹھا

گواہ محمد عبداللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ چکوال ضلع جہلم دستخط انگریزی

۳۹۰۵ - منکہ سائیں عبدالکریم ولد غلام محی الدین قوم کشمیری پیشہ انجن ڈرائیور عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت انجن ڈرائیوری کا کام کرتا ہوں۔ اور سال میں تقریباً نوے دن لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ میں ٹھیکہ پر کام کرتا ہوں۔ تمام سال میں صرف نوے دن کام کرتا ہوں۔ اور تقریباً ۵۰۰ روپیہ کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ آمدنی کوئی یقینی نہیں۔ کبھی اس سے زیادہ بھی ہو جاتی ہے اور کبھی اس سے کم بھی ہو جاتی ہے۔ سو اس لئے میری آمدنی جسقدر بھی ہوا کریگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا کرونگا۔ اور اسوقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف ایک انجن ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۳۰۰ روپیہ ہوگی۔ اور چھ سو روپیہ بطور نقد قرضہ لوگوں سے لینا ہے۔ میرے مرنے کے بعد جو میری ذاتی جائداد ثابت ہو۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء پر واجب ہوگا۔ کہ انجمن کے حوالہ کردیں۔ آمدنی اور جائداد جو ثابت ہو۔ اُس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ✣ العبد مستری عبدالکریم بقلم خود

گواہ مرزا احمد بیگ بقلم خود امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ گواہ فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ تلونڈی عنایت خاں حال وارد شہر سیالکوٹ۔

۳۹۰۴ - منکہ علی محمد ولد مولا بخش قوم شیخ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۲/۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام قیمتی تخمیناً ڈیڑھ سو روپیہ اور نقد مبلغ اڑھائی صد روپیہ کل مبلغ چار صد روپیہ کی منقولہ غیر منقولہ جائداد ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس کے علاوہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت تقریباً دس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۲۴ر فروری ۱۹۳۳ء۔ العبد علی محمد ولد مولا بخش نشان انگوٹھا

گواہ سندھی شاہ محصل کھماچوں سکنہ بنگہ۔ گواہ فضل الدین احمدی جنگوی سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر ✣

۴۰۰۴ - فضل محمد ولد چوہدری فتح محمد خاں مرحوم قوم راجپوت نیوارہ پیشہ ملازمت محکمہ کورٹ پریس عمر تقریباً ۲۹ سال ساکن چنگا بنگیال ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میرا گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ... پر (بعد وضع کمی تقریباً ۱۵ فیصدی) پر ہے۔ اس کے علاوہ موضع چنگا بنگیال تحصیل گوجرخاں ضلع راولپنڈی میں اراضی زرعی و بنجر۔ اسوقت مشترکہ طور پر ہے۔ جس کے آٹھویں حصہ کا میں مالک ہوں۔ میں مندرجہ بالا تمام آمد و جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکی کمی بیشی پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان متصور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ اصل جائداد سے منہا کردی جائے گی۔ العبد محمد فضل سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز جہلم۔ گواہ عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جہلم۔

گواہ علی اکبر سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم ✣

۳۹۴۶ - منکہ ملک شیر محمد ولد ملک محمد اکبر خاں قوم اعوان عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن کوٹ رحمت خان ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

کہ میری ملکیت کوٹ رحمت خاں میں چھ مربعہ اراضی ہے۔ جسمیں سے ایک مربعہ آبادی دیہہ اور چھپر اور قبرستان اور سڑک ہا میں آئی ہوئی ہے۔ باقی پانچ مربعہ اراضی ہے۔ جس میں ایک باغ بھی ہے۔ جو اسوقت قریباً رقبہ میں ۱۸ کیلا یا کچھ کم بیش ہے۔ اور موضع مانوالہ میں تعدادی ۸۰ کیلا اراضی میری ملکیت ہے۔ جو سیم زدہ ہو چکی ہے۔ اور پانچ دس کیلا بچی ہوئی ہے۔ اس اپنی جائداد کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے نام پر وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ اس کی مالک ہوگی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے میری وفات سے پیشتر کوئی اور جائداد بنا دی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کا حق ہوگا۔ لہذا یہ چند حروف بطور سند لکھ دیئے ہیں۔ کہ سند رہے۔ العبد شیر محمد خاں بقلم خود ۱۴/ ۳۲
گواہ محمد ابراہیم احمدی بقلم خود از کوٹ رحمت خان۔ گواہ۔ میاں عبداللہ امام مسجد کوٹ رحمت خان نشان انگوٹھا

۳۷۳۹ ۔ منکہ قاضی حکیم الدین ولد قاضی سلیم الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن بہرہ پور ڈاکخانہ بھاگلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/ ۹ / ۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔
میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد عـــہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد قاضی حکیم الدین محلہ بہرہ پور شہر بھاگلپور۔ گواہ نذیر احمد مدرس نارووال۔ گواہ چوہدری محمد طفیل ناز بی اے سکنہ ننگل باغبانہ ؛

۳۹۸۳ ۔ منکہ غلام علی ولد امام الدین قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۲۸ رمارچ ۱۹۲۶ء ساکن میانوال تحصیل پھلور ضلع جالندھر ڈاکخانہ پرتاب پورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/ ۵ / ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔
میری اسوقت جائداد زمین کی ہے۔ مگر والد صاحب کے نام ہے۔ اور میرا اسوقت گذارہ دوکانداری پر ہے۔ جو مبلغ عـــہ روپیہ ماہوار ہوگا۔ میں اپنی آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری زندگی کے بعد اور جائداد شامل ہوجاوے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے مکان کی قیمت جس میں کہ میری سکونت ہے۔ تخمیناً مبلغ ڈیڑھ ہزار کے ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کر دی گئی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ اس وصیت میں سے جو میں نے کی ہے۔ ادا کردوں۔ تو میری رقم میں سے منہا کر دی جاوے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کی بھی مالک صدر انجمن ہوگی۔ ۲۶ رمئی ۱۹۳۳ء العبد غلام علی بقلم خود
گواہ امیر الدین ولد مہرا ساکن میانوال تحصیل پھلور ضلع جالندھر۔ گواہ محمد سلیمان سکنہ نکہ تحصیل پھلور ضلع جالندھر

۴۰۱۰ ۔ منکہ مرزا سلطان احمد ولد مرزا فتح محمد بیگ قوم مغل پیشہ زمینداری عمر تخمیناً ۴۶ سال تاریخ بیعت تخمیناً ۱۹۰۰ء ساکن کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ صدر قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/ ۷ / ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔
میں اسوقت دو صد گھماؤں رقبہ واقعہ قصور ملکیت سرکار کا پٹہ دار میعادی تا میعاد بندوبست کا قابض ہوں۔ جس میں ایک بستی کوٹ محمود احمد کے نام سے نامزد ہے۔ بستی مذکور کے مکانات عمارت خام و پختہ مالیتی تخمیناً مبلغ /۳۰۰۰ روپیہ کی ہیں۔ میرا گذارہ اراضی مذکور کی پیداوار پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں میں کوئی جائداد غیر منقولہ یا نقد کیش نہیں رکھتا۔ بعد وفات مظہر جو جائداد غیر منقولہ ملکیت ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی ...... مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بروئے قانون انگلشیہ و بلحاظ شریعت محمدیہ تحریر ہذا کی رو سے مالک اور حقدار تصور ہو۔ میرے جائز وارثان اس ہبہ کے خلاف مداخلت کرنے کے حقدار نہ ہوں گے ؛
العبد مرزا سلطان احمد بیگ ولد مرزا فتح محمد بیگ سکنہ کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ صدر قصور ضلع لاہور۔ بقلم خود ۲۸/ ۷ / ۳۳

گواہ عبد القادر احمدی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ قصور گواہ .... دستخط انگریزی

۳۴۴۸ ۔ منکہ نور محمد ولد عبد اللہ قوم شیخ پیشہ گوٹہ باف عمر ۔ سال بیعت ساکن سنام ڈاکخانہ خاص ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶/ ۱۲ / ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔
میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی تعداد ۱۲ بیگہ خام واقعہ قصبہ سنام مالیتی قریباً ایک ہزار روپیہ حصہ مکان سکنی نصف مالیتی دس روپیہ (۱۰) گذارہ میرا دستکاری گوٹہ بافی پر ہے۔ جس کی اوسط چھ روپے ماہوار کے قریب ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد نور محمد موصی حال قادیان۔ گواہ امین الدین ساکن سنام شریف
گواہ رحمت اللہ احمدی سنگرور ریاست جیند

۳۵۰۱ ۔ منکہ سیف اللہ ولد کرم الٰہی قوم کمہار عمر ۴۵ سال سکنہ چندر کے ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/ ۸ / ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔
میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مال مویشی اثاثہ البیت قیمتی مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت مبلغ صہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط تاریخ ۱۳ رجولائی ۱۹۳۱ء
العبد سیف اللہ ولد کرم الٰہی قوم کمہار سکنہ چندر کے بقلم خود۔ گواہ محمد اسحٰق ولد اللہ دتا قوم جٹ سکنہ گھنوکے ججہ۔ گواہ یعقوب خاں کاتب مدرس احمدیہ گھنوکے ججہ حال چندر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۶۱۸۔ منکہ شیخ احمد علی ولد شیخ اصغر علی صاحب قوم شیخ بھنڈاری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ایمن آباد ڈاکخانہ خاص تحصیل کاموں کے ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج ۵ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ اسوقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ہے۔ لیکن اسوقت بعد وضع پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ مجھے ۵۱ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے ماہوار ریلیونگ الاؤنس بھی ملتا ہے جس کی تعین نہیں کیجا سکتی میں اپنی ساری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ فقط شیخ احمد علی ریلیونگ سٹیشن ماسٹر راولپنڈی ڈویژن کورڈر ۵ ۳/۳۲۔ گواہ ایم اے ایاز سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ راولپنڈی۔
گواہ محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

۳۹۲۰۔ غلام رسول ولد میاں چراغ قوم ٹھگر کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ڈیرہ نانک حال ملازم ریلوے ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ ۱۱ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ ایک مکان مالیتی ایک ہزار پانچ سو روپیہ واقعہ چاہ میراں نزد نئی گھوڑے شاہ تحصیل و ضلع لاہور واقعہ ہے۔ (ب) ایک قطعہ اراضی دس مرلہ واقعہ محلہ دار الفضل قادیان مالیتی اڑھائی سو روپیہ جس کی کل قیمت ایک ہزار سات سو پچاس روپیہ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۱۲۵ روپیہ ہے۔ جائداد مذکورہ بالا پر تقریباً سوا سو روپیہ قرض ہے۔ جو ماہوار باقساط میری تنخواہ سے وضع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ وضع ہونے کے بعد صرف پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست ماہوار آمد جسقدر دفتر سے ملتی رہیگی۔ جو قرضہ ادا ہونے کے بعد اور سرکاری تخفیف اڑ جانے کے بعد یقیناً بڑھ جائیگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔
نوٹ:۔ اسوقت میرا پراویڈنٹ فنڈ و بونس وغیرہ ملا کر قریباً تین ہزار روپیہ محکمہ ریلوے کے ذمہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت میں شمار کیا جائیگا۔ ۱۱ ۳/۳۲ العبد غلام رسول احمدی بقلم خود ملازم ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور پسیٹرن ریلوے۔ لاہور
گواہ فضل الدین۔ لاہور۔ گواہ مرزا قدرت اللہ احمدی بقلم خود کوچہ چابک سواراں۔ لاہور۔

۳۹۰۳۔ منکہ بابو ولد علی بخش قوم شیخ پیشہ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء سکنہ پورڈاکخانہ سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی آمدنی جو تقریباً ۱۴ روپیہ ماہوار ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اس تنخواہ کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ العبد بابو بقلم خود ساکن بیگم پور۔ گواہ گیانی واحد حسین مبلغ۔
نعمت اللہ خاں سکنہ بیگم پور تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور۔ گواہ محمد چراغ بقلم خود ساکن راست گو تحصیل و ضلع جالندھر۔

۴۰۱۴۔ منکہ خادم حسین ولد صدر حسین قوم سید ملازمت پیشہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن چوگائی ڈاکخانہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۱۴ یا ۱۵ بیگہ بارانی زمین۔ واقعہ موضع شیخ چوگائی متذکرہ صدر قیمتی اندازاً ۴۰۰ روپیہ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ فقط ۲۸ ۳/۳۲ العبد خادم حسین مذکور گواہ محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
گواہ۔ اعظم علی سب جج راولپنڈی۔ گواہ۔ ایم اے ایاز بقلم خود راولپنڈی۔

۴۰۰۸۔ میں غلام قادر ولد کریم خاں راجپوت پیشہ کوئلہ بنانا۔ عمر اسی سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن سامانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھوانی گڈھ ضلع سنام ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ سکنی رہائشی خود ایک مکان پختہ بیع کردہ ازاں منگو ولد میراں بخش ایک قطعہ اراضی سکنی مع دیوار ہا پختہ خرید کردہ ازاں چھجو ولد احمد بخش یہ سب مکانات محلہ ملکانہ بستی داروغہ میں واقع ہیں۔ ان کی مجموعی قیمت چار صد چالیس روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ اس آمد پر ہے۔ جو بصورت مزدوری میں کماتا ہوں۔ اور جو مقرر نہیں ہے جسمیں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور برسات کے چار ماہ بالکل بیکار رہتا ہوں۔ میری سالانہ آمدنی کی اوسط مبلغ ۵۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کیا جائیگا۔ فقط
تحریر ۲۰ ۳/۳۲ العبد غلام قادر خاں موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ خیر الدین خاں پسر موصی نشان انگوٹھا
گواہ فضل الرحمن احمدی امیر جماعت احمدیہ سامانہ کاتب الحروف۔

۳۴۷۶۔ منکہ امام بخش ولد جھنڈے شاہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۸۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر آج بتاریخ ۳۰ ۳/۳۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری کل جائداد اسوقت ۱۰ گھماؤں اراضی واقعہ قصبہ راہوں ضلع جالندھر ہے۔ میرا اپنا گذارہ اس جائداد کی آمد پر ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری اس جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ جائداد کا صدر انجمن کو دیدونگا تو اسقدر حصہ میرے حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصے پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد امام بخش بقلم خود۔ گواہ عطا محمد ولد میاں امام بخش موصی محلہ دار الرحمت قادیان گورداسپور۔ گواہ کرم داد خاں انسپکٹر وصایا ۳۰ ۳/۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD.)

کیا آپ دمہ سے تکلیف اٹھا رہے ہیں

REGD.

دب دمہ

دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر آرام پہنچاتی ہے دمہ ریاحی مرض ہے "دب دمہ" بگڑے ہوئے ریاح کو سدھارتی ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہو ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ جبتک دوا پی جاتی ہے دمہ زور نہیں کرتا کچھ دنوں لگاتار اس دوا کے پینے سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔

دوسری دواؤں کے استعمال سے جو ناامید ہو گئے ہوں اس دوا کی ضرور آزمائش کریں کیونکہ یہ پچاس برس سے ہزاروں مریضوں کو آرام کر چکی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ عہ۶ر

ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۷ر

REGD.

ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

کم قیمت میں (ہمارے یہاں کی) زود اثر دواؤں کی آزمائش ہو سکے اس لئے ہم نے مندرجہ ذیل چندہ بارہ اقسام کی دواؤں کا بکس تیار کیا ہے:۔

- عہ۱ کافو (عرق کافور)
- عہ۲ پودن ہرا (عرق پودینہ)
- عہ۳ جلابن (جلاب کی گولی)
- عہ۴ دب دمہ (دمہ کی دوا)
- عہ۵ لال شر (لال شربت)
- عہ۶ کولاریا (کولا ٹانک)
- عہ۷ پشٹینا (مقوی باہ کی گولی)
- عہ۸ سرپائینا (درد سر یا ریاحی درد کی ٹکی)
- عہ۹ رنگ رنگ (داد کا مرہم)
- عہ۱۰ ہیلنگ (کٹے جلے وغیرہ کا مرہم)
- عہ۱۱ درد دانت (دانت کے درد کی دوا)
- عہ۱۲ درد کان (کان درد کی دوا)

قیمت فی بکس دو روپیہ عہ۲ر ڈاک محصول ۱۰ر

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں سے اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۱۱۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ (قادیان) گورداسپور میں ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)